عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوة
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۳

اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ
ختم نبوت
اور ہماری زندگی پر اسکے
اثرات

سینٹ میں
شریعت بل کی منظوری
اب کیا ہو گا؟

ایبٹ آباد میں ختم نبوت کانفرنس
وادی ایبٹ آباد ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی

فرانکفرٹ میں قادیانیوں کا سیمینار اور مشاعرہ کیسے ناکام ہو گیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفسرینِ کرام اور مسئلہ ختمِ نبوت

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ مائدۃ ، پارہ ۶)

”آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا۔“

یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج میں عرفہ کے دن یوم جمعہ میں نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نازل ہونے کے بعد اکیاسی روز سے زیادہ دنیا میں نہیں رہے۔ اس مدت حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی حکم حلت وحرمت وغیرہ کا نازل نہیں ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ اس امت مرحومہ کی ایک بہت بڑی مخصوص فضیلت اور شرافت کا اعلان کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک یہودی نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! تمہارے قرآن میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو۔ اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ آپؓ نے فرمایا۔ وہ کونسی آیت ہے یہودی نے کہا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت .... حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ جس روز یہ ہم پر نازل کی گئی مسلمانوں کی دو عیدیں جمع ہو گئی تھیں۔ یہ آیت ۱۰ھ ہجری میں ”جمعۃ الوداع“ کے موقعہ پر ”عرفہ“ کے روز جمعہ کے دن عصر کے وقت نازل ہوئی۔ جب کہ میدان عرفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے گرد چالیس ہزار سے زائد اتقیاء وابرار کا مجمع کثیر تھا۔ غرض کہ یہ آیت شریفہ اس امت کی اس عظیم الشان فضیلت کو بیان کر رہی ہے کہ خداوند عالم نے اپنا دین مقبول اس امت کے لئے ایسا کامل فرمایا۔ کہ قیامت تک اس میں ترمیم کی ضرورت نہیں۔ عقائد، اعمال، اخلاق، حکومت، سیاست، شخصی آزادی، حرام وحلال، مکروہات ومستحبات کے قوانین اور قیامت تک کیلئے تمام ضروریات معاش ومعاد کے اصول ان کے لئے اس طرح کھول دیئے کہ تا قیام قیامت کسی نئے دین یا نئے نبی کی رہبری کے محتاج نہیں رہے۔ دین اسلام بہمہ وجوہ کامل فرمایا ہے، نبی علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپؐ کی نبوت سے پہلے نبوت کی ذمہ داری ایک مخصوص خطہ اور زمانے کے لئے محدود ہوا کرتی تھی۔ مگر شریعت محمدی عالمگیر اور ابدی نظام ہے جو ہر آنے والے سائنٹیفکیٹ دور کے لئے مناسب وموزوں ہے۔ اور کبھی بھی اس کے اصول انسانی رہنمائی سے قاصر نہیں رہیں گے۔ فللہ الحمد

اکمال دین سے اگر یہ مراد لیا جائے کہ یہ دین قیامت تک رہنے والا ہے کبھی منسوخ یا مندرس اور بے نام ونشان نہ ہو گا جس کا مآل بھی یہی ہے کہ اس دین کے بعد اور کسی نبی کی ضرورت نہیں لہذا امام المفسرین علامہ ابن کثیر اپنے تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

ترجمہ :- یہ اس امت پر اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لئے دین کو کامل فرمایا۔ و لہذا اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی رسالت و نبوت کو مکمل کیا۔ اب کسی نبی کی بعثت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا۔ علامہ ابن کثیر کے مطابق آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی شریعت اور نہ صاحب شریعت کی ضرورت ہے اور نہ مطلق نبی کی، صاحب شریعت ہو یا نہ ہو۔ دین الٰہی میں کسی ترمیم یا اضافہ تصرف کی گنجائش نہ رہی نہ کسی نبی کی بعثت کی ضرورت اور یہ آیت ختم نبوت کے بارے میں واضح دلیل ہے۔ اور قادیانیوں کا عقیدہ ظلی بروزی جیسا عقیدۂ امامت جو درحقیقت اجراء نبوت ہی کی ایک شکل ہے، غلط ہے، ہر دور میں نئے نئے مسائل کا انکشاف اہل علم ومجتہدین اپنی بصیرت سے کتاب وسنت کے اصول وقواعد کے مطابق و تاقیامت قیامت تک نکالتے رہیں گے۔ قرآن کریم میں اشیاء کی حلت وحرمت نہایت تفصیل سے ذکر کئے گئے۔ جملہ مسائل کتاب واضح میں بیان کیا گیا اس میں اب کسی تغیر و تصرف کی گنجائش نہ رہی۔ اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے کافر ومرتد ہیں۔ نبوت کا دروازہ قرآنی آیات، سنت اور اجماع وقیاس چاروں ادلہ کی روشنی بند ہو چکا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام امتی بن کر آئیں گے۔ نئی شریعت لے کر نہیں آئیں گے۔ لہذا یہ نئے نبی کی بعثت نہیں۔ بلکہ یہ تو سرور کائنات خاتم الانبیاء کی شرافت وفضیلت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور یہ خصوصیت حضرت محمد رسول اللہ ہی کو حاصل ہے۔ فصلی اللہ علیہ وسلم (ماخوذ از تفسیر ماجدی، ومعارف القرآن وحاشیہ شیخ الہند)

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

۲ر تا ۸ر ذی القعدہ مطابق ۸ر تا ۱۴ر جون ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۳

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ شریعت بل منظور ہوگا اب کیا ہوگا؟ ____ ۳
۲۔ اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۵
۳۔ صنف نازک کے لئے دعوت فکر ____ ۷
۴۔ مسئلہ ختم نبوت اور ہماری زندگی پر اس کے اثرات ____ ۹
۵۔ مسیلمہ قادیان کا ہذیان ____ آخری قسط ____ ۱۱
۶۔ قادیانی پاکستان کے دوست ہیں یا غدار؟ ____ ۱۳
۷۔ حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں قسط نمبر ۲ ____ ۱۵
۸۔ کشمیر اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں ____ ۱۸
۹۔ مکتوب ایبٹ آباد ____ ۱۹
۱۰۔ مغربی جرمنی سے ایک رپورٹ ____ ۲۲
۱۱۔ مکتوب منڈی بہاؤالدین ____ ۲۳

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳۰ ... کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر محمد عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۲۹۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 71-737-8199.

چندہ

سالانہ ____ ۱۵۰ روپے
ششماہی ____ ۷۵ روپے
سہ ماہی ____ ۴۵ روپے
فی پرچہ ____ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۰۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

شریعت بل سینیٹ نے منظور کر دیا۔ اب کیا ہوگا؟

گزشتہ دنوں سرور خانہ میں پڑھا ہوا، شریعت بل سینیٹ نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ پانچ سال کے وقتاً فوقتاً طویل مذاکرات غور و فکر اور جدوجہد کے بعد بل تدریجی مرحلے کر کے آخر قومی اسمبلی کے حوالہ کر دیا گیا۔ یہ ایک نیک شگون اور قابل تعریف عمل ہے اور تاریخ پاکستان میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے پاکستان کسی حادثے کی پیداوار نہیں بلکہ یہ ایک نظریاتی ملک ہے اس کی تخلیق میں جو اہم ترین امر کارفرما رہا ہے وہ اسلامی جوش اور ولولہ ہے پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ ابھی تک کانوں میں گونج رہا ہے ہزاروں مسلمانوں نے حصول پاکستان کے لئے جام شہادت نوش کیا لاکھوں عصمتیں لٹیں، ہزاروں بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوئیں۔

کیا یہ سب ایک مقصد کے تحت نہ تھا؟

انگریزوں سے نجات حاصل کرنے کی بجائے ہندوؤں سے بھی پیچھا چھڑانے کے لئے علمائے قوم اور زعمائے امت نے زبردست فیصلہ کیا اور انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم مکمل آزاد خود مختار ملک کے حصول کے لئے تگ و دو کریں۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کا دن اس لحاظ سے ایک اہم دن تھا کہ جب دنیا کے نقشہ پر پاکستان دو حصوں مشرقی اور مغربی پاکستان کی صورت میں متشکل ہوا۔ بہرحال اللہ کا شکر ہے۔ پاکستان بن گیا اس وقت دس کروڑ مسلمانوں کی نظریں اس طرف لگی تھیں کہ اس نو مولود اسلامی مملکت کی معاشی اور معاشرتی اور اسلامی اقدار کا نظام مکمل اسلامی سانچے میں ڈھلا ہوا ہوگا اور یہاں خلافت علیٰ منہاج النبوت کا دور دورہ ہوگا وہ کتنی بابرکت حکومت ہوگی، پاکستان مسلمانوں کا خود مختار خطہ ہوگا جہاں قرون اولیٰ کے نظاموں کو جاری کیا جائے گا مگر ہائے افسوس!! پاکستان کے مخلص مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ حکمران طبقے نے کھیل کھیلا۔ انہیں اسلام کے نام پر بہلا دیئے گئے اسلام کے نام پر اقتدار کو طول عطا کر دیا گیا۔ عملی طور پر کسی نے بھی وقت نہیں دی اسلام کو آج تک نام اور زبان تک محدود رکھا۔ اکا دکا اسلام کی حامی جماعتوں نے یقیناً وقتاً فوقتاً حکمرانوں کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالا مگر مکار، لامذہب بیوروکریٹ یہ سوال تراش کر پیچھا چھڑا لیتا ہے کہ یہاں اسلام کی تعبیر میں علماء یک زبان نہیں فرقوں کی بہتات ہے ہم کن سے فرقے کو اور کن ترجیحات کی بنیاد پر سامنے لائیں یہ امت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ انہیں چاہئے کہ ملت کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کریں معمولی مذہبی اختلافات کو نظر انداز اسلام کا جامہ پہنائیں کم از کم غلبہ دین کے مسئلہ میں امت متحد ہو۔ حقیقت میں یہ کوئی مسئلہ نہیں جمہوری نقطہ نظر سے یہاں کی اکثریت کے پسندیدہ طریق مذہب کو ترجیحی بنیادوں پر موقع دینا چاہئے۔

بل کا سینیٹ میں پاس ہونا نہایت ہی قابل تحسین امر ہے اسلامی نظریاتی کونسل کی معینہ تجاویز کے ساتھ قومی اسمبلی کے ارکان کو بھی اسے منظور کرنا چاہئے اس بل کو ہرگز صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے اختلاف کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے اس کو ایک خالص مذہبی بل اور وقت کی آواز سمجھ کر منظور کرنا چاہئے سیکولر اور لادینی قوتیں اس میں روڑے اٹکائیں گی مگر ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا۔

بل کی منظوری یا عدم منظوری پھر اس پر عمل درآمد کامیابی و ناکامی یہ آئندہ کے حالات ہی بتلائیں گے۔ فی الحال ہم اس حقیقت کو دو ٹوک الفاظ میں واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلام اور قوم دشمن عناصر کا ایک طبقہ قادیانی موجود ہے۔ جو پاکستان کو منزل تک پہنچانا تو دور کی بات ہے وہ پاکستان کو بیروت بنانا چاہتے ہیں۔ اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ کشمیر میں مختلف تنظیموں کے حوالوں سے فسادات و خون ریزی کرا رہے ہیں کیونکہ بقول ان کے یہاں حضرت عیسیٰ مسیح مدفون ہیں۔

اس کے علاوہ بلوچستان صوبہ کو وہ اپنے مخصوص کفریہ عقائد پھیلانے کے لئے نہایت موزوں خیال کرتے ہیں چنانچہ اخبار الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کو مرزا محمود خطبہ جمعہ میں کہتے ہیں۔

"کوئٹہ کی جماعت کو ایک بڑی اہمیت حاصل ہے جو پاکستان کی دوسری بڑی جماعتوں کو حاصل نہیں ...... برٹش بلوچستان جو اب پاکی بلوچستان ہے کی کل آبادی پانچ لاکھ ہے یہ آبادی اگرچہ دوسرے صوبوں کی آبادی سے بہت کم ہے مگر بوجہ ایک یونٹ ہونے کے اسے بڑی اہمیت حاصل ہے بلوچستان کی کل آبادی پانچ چھ لاکھ ہے اگر ریاستی

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات مولانا شبلی نعمانی

عبادات سرورِ عالم کی زندگی کا سب سے بڑا وصف خدا کی یاد ہے۔ شب و روز میں حضور پُرنور پر کوئی ایسا لمحہ نہ گزرتا جب آپ کا دل اور زبان یادِ خدا سے فارغ ہو۔ آپ آٹھ نمازیں ادا فرماتے۔ بارہا ساری ساری رات اس درگاہِ بے نیاز میں کھڑے رہتے، کثرتِ قیام کے باعث پاؤں میں ورم آجاتا، مگر حق کی اطاعت و محبت کا جوش فروتر نہ ہوتا۔

خدمت:۔ جو وقت خدا کی یاد سے بچتا، مخلوق کی خدمت میں بسر ہوتا۔ آپ ہر قسم کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ مویشیوں کو چارہ ڈالتے۔ بکریاں دوہتے، کپڑے دھوتے اور ان میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے۔ جوتے گانٹھ لیتے، گھر میں جھاڑو دیتے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی، شہنشاہِ عالم بھی مزدوروں میں شامل تھے، مٹی کھودتے اور ڈھوتے تھے۔ اس قدر بوجھ اٹھاتے کہ جسم مبارک تک چھپ جاتا تھا۔ عقیدت مند عرض کرتے کہ ہمارے ماں باپ فدا ہوں آپ چھوڑ دیں ہم خود اٹھا لے جائیں گے۔ فرماتے بہت اچھا۔ لیکن ذرا سی دیر میں پھر اسی وزن کا پتھر اٹھاتے اور مزدوروں میں شامل ہو جاتے جب مزدور تکان مٹانے کو رجز پڑھتے تو آپ بھی ان کے ساتھ آواز ملاتے۔

گفتگو اکثر خاموش رہتے، کبھی بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے، کلام اس قدر جامع اور شیریں ہوتا کہ دلوں پر قبضہ کر لیتا۔ دشمن نے اس نعمت کا نام سحر اور جادو تجویز کیا تھا۔ سلسلہ تقریر ایسا مرتب ہوتا کہ صحابہ کرامؓ یاد کر لیتے۔ ایک ایک جملہ انگلیوں پر گن لیتے۔ وعظ و نصیحت کبھی کبھی فرماتے۔ اگر ایک بھی حقیر آدمی آپ کو بلاتا تو جواب میں ہمیشہ لبیک (حاضر ہوں) فرماتے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر احباب کا شکریہ ادا کرتے۔ کوئی بے جا یا تکلیف دہ بات زبان پر نہ لاتے۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے زیادہ خطرناک کون سی شے ہے؟ نبی صادق نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا "ھذا" آپ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم جب صبح اٹھتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا سے ڈر! ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر تو سیدھی ہو گی تو ہم سلامت رہیں گے۔ اور اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم سب برباد ہو جائیں گے۔

مجلسی عادات سید عالم کی مجلسی عادات بے حد پاکیزہ اور مقبول تھیں۔ آپ مجلس میں رہ کر خوش ہوتے، ہر اولیٰ و اعلیٰ کو پہلے سلام کرتے۔ بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں بھی سلام کرتے۔ مصافحہ کے لیے پہلے ہاتھ بڑھاتے۔ کوئی چیز خواہ کس قدر کم ہوتی اس کے کھانے میں دوستوں کو ضرور شریک کر لیتے۔ گھوڑے پر سوار ہوتے تو دوسروں کو بھی پیچھے بٹھا لیتے۔ خواہ کیسا ہی حقیر شخص دعوت دیتا قبول فرما لیتے۔ اور جو کچھ سامنے آجاتا اسے برغبت کھاتے۔ صبح کے کھانے میں شام کے لیے بچا نہ رکھتے تھے۔ آپ کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچی۔ کوئی ناگوار معاملہ پیش آجاتا تو ہمیشہ درگزر سے کام لیتے اور چشم پوشی فرماتے۔ عیسائی اور یہودی بھی اگر کچھ تحفہ بھیجتے تو قبول فرماتے۔

تواضع خادم کے کام کاج میں مدد فرماتے۔ بازار سے اپنی اور دوسروں کی چیزیں خریدتے اور خود ہی اٹھا لاتے۔ ایک دن کسی شخص کے ساتھ جنگل میں جا نکلے اور زمین کھود کر آپ نے دو مسواکیں نکالیں ایک سیدھی اور دوسری ٹیڑھی۔ ہادی برحق نے ٹیڑھی مسواک خود لی اور سیدھی اس شخص کو دی۔ اس نے عرض کیا! اچھی مسواک آپ رہنے دیں فرمایا نہیں اگر کوئی شخص ایک گھڑی بھی کسی کے ساتھ رہے تو قیامت کے روز پوچھا جائے گا کہ حق صحبت بجا لایا یا نہیں؟

منزلی زندگی

آپ کی خانگی ذمہ داریاں بے حد اہم تھیں۔ ضروریات دنیا سے انقطاع کامل کے باوجود نو بیبیوں کی ضروریات حیات سے عہدہ برآں ہونا ایک دنیا کے انتظام سے زیادہ کٹھن ہے۔ جہانبانی اور جہانگیری میں خیل و حشم سے کام لیا جا سکتا ہے یہاں یہ بھی میسر نہیں پھر عدل و خدمت کا معیار بھی بہت بلند تھا۔ فرماتے: خیرکم خیرکم لاھلیکم وانا خیرکم لاھلی۔

ترجمہ: کوئی انسان اس قدر زیادہ بہتر ہے جس قدر وہ اپنے اہل و عیال کے حق میں بہتر ہے۔

حضرت صفیہؓ اونٹ پر سوار ہوتیں تو آپ اپنا گھٹنا پیش فرماتے اور وہ قدم رکھ کر باسہولت سوار ہو جاتیں۔ ایک مرتبہ اونٹ کا پاؤں پھسلا اور صاحب براق اور صفیہؓ دونوں زمین پر گر پڑے۔ ابو طلحہؓ حضورؐ کی طرف دوڑے تو آپ نے فرمایا نہیں! پہلے عورت کی خبر لو۔

۲۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے ازواج مطہرہؓ کی کسی بات پر ان بن ہو گئی جس میں حضرت عائشہؓ حق پر تھیں۔ آپ تشریف لائے، مگر خاموش اور بغیر جانبدار ہوئے بیٹھ گئے۔ ازواج نے زیادہ سختی کی تو حضرت عائشہؓ بھی جواب دینے لگیں۔ جب تھوڑی دیر میں سکون ہو گیا تو حضرت عائشہؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا عائشہؓ تم حق پر تھیں۔ اس لیے جب تک تم خاموش رہیں خدا کے فرشتے ہر بات میں تمہاری طرف سے جواب دیتے تھے لیکن تم خود بول اٹھیں تو وہ تمہیں چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔

۳۔ ازواج مطہرات کے ہاں باری باری قیام فرماتے انتہا یہ کہ نہ صرف سفر و حضر بلکہ مرض الموت میں بھی فرق نہ آیا۔ آپ چلنے پھرنے سے قاصر ہو چکے تھے پھر بھی دوسروں کے سہارا لیتے اور قدموں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے روزانہ معمول کے مطابق ازواجؓ کے ہاں پہنچتے۔ جب ازواج نے اصرار کر کے مجبور کیا تو آخری ایام میں معمول ہوا کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے گھر آرام فرمایا۔

ایک سفر میں آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے دوڑنے کا مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ بڑھ گئیں۔ کئی سال بعد پھر مقابلہ ہوا، اب کے صاحب براق آگے نکل گئے، فرمایا "عائشہؓ اب بدلہ اُتر گیا"۔

آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ۲۵ برس تک زندگی فرمائی۔ مدینہ منورہ میں جب کبھی ان کا ذکر آتا، آپؐ آبدیدہ ہو جاتے۔ ایک دفعہ ان کی بہن ملنے آئیں آپؐ نے جلدی سے اُٹھ کر دروازہ کھلوایا اور بڑی محبت سے استقبال کیا جب کبھی باہر سے تحفہ آتا، آپؐ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ضرور حصہ بھیجتے۔ آخری دم تک اسی طرح اس رابطہ محبت کی رعایت فرماتے رہے۔

عفت و عصمت!

آپؐ نہایت خوبصورت اور طاقت ور جوان تھے، ساتھ ہی اس قدر پاک باز اور سادہ تھے کہ آخری دم تک آپؐ کے حسن و جمال میں فرق نہیں آیا۔ جوانی تو کیا بڑھاپے میں بھی بہت کم بیمار ہوئے ۶۳ سال کی عمر پائی۔ مگر کان کے قریب صرف چند سفید بال ظاہر ہوئے تھے بچپن سے لے کر وفات تک کبھی لہو لعب میں حصہ نہیں لیا۔ کفار نے آپؐ کو ساحر و شاعر اور مجنوں کے خطاب دیئے۔ مگر آپؐ کی سیرت پاک کے متعلق کسی بھی اشارہ تک نہ کر سکے۔ اور آپؐ ہمیشہ اپنی پاک باز اور بے داغ زندگی کو اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش فرماتے رہے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ اے قریش میری ساری عمر تمہارے سامنے ہے کیا تم غور نہیں کرتے۔

بچپن آپؐ کے چچا ابو طالب کا آپ کے بچپن کے متعلق بیان ہے کہ۔

"ما رایت منہ کذبۃ ولا ضحکا ولا جاھلیۃ ولا وقفا مع الصبیان" میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کبھی بچپن میں جھوٹ بولا ہو یا ہنسی اڑائی ہو یا جہالت کی ہو یا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوں۔

ابو طالب کی کنیز کا بیان ہے کہ آپؐ نے گھر میں کھانے کیلئے کبھی ہاتھ نہیں پھیلایا، جب بھی کھانا دیا جاتا تناول فرما لیتے۔

استغنا سرداران قریش نے عرب کی بہترین عورتیں، زر و مال، تخت و تاج، خدمت میں پیش کیے کہ تبلیغ کا رد نہ کریں۔ مگر آپؐ نے صاف انکار کر دیا۔

ضبط و نفس آپؐ نے ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے جو بیوہ تھیں۔ پہلے دو خاوند فوت ہو چکے تھے اور ۴۰ چالیس سال کی عمر کی تھیں۔ اور ان کے انتقال تک پوری جوانی اور کچھ بڑھاپا (۵۰) سال تک انہیں کے ساتھ بسر فرمایا۔ ازاں بعد ضروریات وقت کے تابع جسقدر شادیاں کیں ان میں حضرت عائشہؓ کے سوا تمام عورتیں مطلقہ بیوہ تھیں اور پختہ عمر کی تھیں جس میں ہزاروں حکمتیں ہیں۔

زہد و قناعت!

غذا شہنشاہ کونین جَو کی روٹی کھاتے تھے، گھر میں چھلنی نہ تھی۔ اس واسطے پھونکوں سے بھوسی جدا کی جاتی۔ بعض اوقات مہینہ مہینہ بھر چولہے میں آگ نہ جلتی اور والبستان نبوت دو دو کھجور پر گذارا کرتے۔ صدیقہؓ فرماتی ہیں آپؐ نے مدنی زندگی میں برابر تین دن تک کبھی سیر ہو کر روٹی نہ کھائی۔ بارہا صحابہ کرام نے دیکھا کہ حضورؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہیں۔ آپؐ نے کسی کھانے کی کبھی مذمت نہیں فرمائی۔ جو کچھ موجود ہوتا خوشی سے تناول فرماتے تھے۔

لباس آپؐ ہمیشہ سادہ اور مضبوط لباس زیب تن فرماتے، فرمایا انسان کا بہترین لباس پرہیز گاری ہے شب کو چمڑے کے بستر پر جس میں چھال بھری ہوتی ہے آرام فرماتے کبھی ٹاٹ کے ٹکڑے کو دوہرا کرکے بچھا لیتے۔ ایک رات حضرت عائشہؓ نے اس ٹاٹ کی چار تہیں کر دیں، صبح اُٹھ کر فرمایا، یہ چار تہیں مجھے شب بیداری سے محروم رکھتی ہیں۔ آئندہ بدستور دوہرا کرکے بچھایا جائے۔

مکان محسن جہاںؐ جس حجرے میں رہتے تھے اس کی دیواریں کچی تھیں، کھجور کے پتھوں اونٹ کے بالوں کی چھت تھی، حضرت عمرؓ سے زیادہ زہد و قناعت کا پیکر کون ہوگا؟ وہ بھی مصلح اعظم کی نفس کشی کو دیکھ کر رو پڑے۔ ایک مرتبہ ان کو حجرۂ مبارک میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا، دیکھا کہ صاحب معراجؐ ایک کھردری چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں جسم پاک میں ریاں چبھ گئی ہیں ایک گوشے میں مٹھی بھر جَو ہیں اور ایک گوشہ سے ایک جانور کی کھال لٹک رہی ہے۔ بس سرور کائنات کے گھر کی یہی ساری کائنات تھی، فاروق اعظمؓ یہ حال دیکھ کر رونے لگے فرمایا عمرؓ کیا تم راضی نہیں ہو کہ قیصر و کسریٰ کیلئے چند دن کی عیش پرستی ہو اور ہم دائمی راحت و آسائش سے سرفراز کیے جائیں۔

ایثار حضرت فاطمہؓ چکی پیستی تھیں، مشکیزہ اٹھاتی تھیں۔ ایک دن زیادہ دل تنگ ہوئیں، مسجد میں تشریف لے گئیں اور ایک خادمہ کے لیے عرض کیا۔ فرمایا بیٹی! تمہارا باپ ابھی تک بدر کے یتیموں اور صُفّہ کے غریبوں کے انتظام سے فارغ نہیں ہوا۔ ایک دفعہ ایک سائل آیا۔ ابر رحمتؐ نے تمام ازواج مطہراتؓ کو کہلا بھیجا لیکن کسی گھر میں پانی کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا۔

جود و کرم

امت پر زکوٰۃ مال کا چالیسواں حصہ فرض تھی۔ لیکن آپؐ نے اپنا سب کچھ راہ میں نثار کر دیا تھا۔ آپؐ سائل کو کبھی رد نہ فرماتے۔ ساری زندگی میں زبان مبارک پر کبھی حرف انکار نہیں آیا۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

صنفِ نازک کیلئے دعوتِ فکر

از: مولانا صادق علی بستوی

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد سے پہلا نکاح کیا جبکہ حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس کی تھی ہجرت سے تین سال قبل پینسٹھ برس کی عمر میں ان کی وفات ہوئی، عرصہ پچیس سال تک آپؐ نے بوڑھی خدیجہؓ کے ساتھ اپنی عین جوانی اور نو بہار شباب کے لمحات گزارے لیکن ان کی حیات میں کوئی اور شادی نہ کی، درحقیقت حضورؐ کو ان سے اتنی محبت تھی کہ ان کی سہیلیوں کا بھی بہت زیادہ احترام کرتے جو ملنے آتیں، اور ساری عمر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے رہے۔

ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت حضرت خدیجہؓ کے حجرے میں آئی، آپؐ نے بڑی آؤ بھگت کی، بیٹھنے کے لئے اپنی چادر زمین پر بچھا دی، حضرت عائشہؓ کو اس واقعہ پر بہت تعجب ہوا۔

بڑھیا کے چلے جانے کے بعد حضورؐ سے اس انتہائی اکرام و احترام کا سبب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا، یہ بڑھیا برابر خدیجہؓ سے ملنے کیلئے آیا کرتی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو نہیں تھا، مگر ان کے ذکر سے انہیں بڑی غیرت محسوس ہوئی۔ ایک روز حضرت محمدؐ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی کا ذکر کر رہے تھے، حضرت عائشہؓ سے رہا نہ گیا، آخر یہ جرأت کہہ پڑیں۔ "حضرت خدیجہؓ بڑھیا تھیں، اللہ نے ان سے بہتر بدل آپؐ کو دیا ہے" اشارہ اپنے حسن و جمال اور اپنی کم سنی کی طرف تھا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، میری اس بات پر آپؐ کے تیور بدل گئے اور فرمایا، "بخدا حضرت خدیجہ کا بدل نہیں ہو سکتا جس وقت قوم نے میرا انکار کیا خدیجہؓ مجھ پر ایمان لائیں میری تصدیق کی میرا مالی تعاون کیا اور اللہ نے انہیں سے مجھے اولاد کی دولت نصیب فرمائی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے اسی روز سے طے کرلیا کہ اب کبھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو برائی کے ساتھ نہ یاد کروں گی۔

"حضرت خدیجہؓ کے بعد تمام بیویوں سے نکاح کے خاص اسباب!

حضرت سودہؓ بنت زمعہؓ!

مسلمانوں نے کافروں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر بحکم پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی، دوسرے سفر ہجرت میں حضرت سودہ بنت زمعہ بھی شریک تھیں، واپس آنے پر انہیں خوف لاحق ہوا کہ اگر میں اپنے گھر اور خاندان والوں میں گئی تو مجھے طرح طرح کی تکلیفیں دے کر کفر و شرک پر مجبور کریں گے، ادھر شوہر کا بھی انتقال ہوچکا تھا، معاش و تکفل کے تمام ذرائع بظاہر مسدود تھے۔ حضورؐ نے یہ صورت حال دیکھ کر حضرت سودہؓ سے نکاح کرلیا، تاکہ ان کی کفالت بھی فرما سکیں اور ان کا اسلام بھی باقی رہ جائے، ساتھ ہی بنی عدی الںجار کو رشتۂ رسول کی شرف بخشی اور بنی عبد قیس، معاندین بنو ہاشم کی تالیف بھی مقصود تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پہلی شادی مندرجہ بالا وجوہ اور اسباب کی بنا پر کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا!

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدیجہؓ کی وفات کے بعد عثمانؓ بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول کیا آپؐ شادی نہیں کریں گے؟ فرمایا کس سے؟ کہا باکرہ سے کریں گے یا ثیبہ سے؟ فرمایا، وہ ہیں کون؟ کہا باکرہ میں عائشہؓ اور ثیبہ میں سودہؓ جو آپؐ پر ایمان لائیں، اور آپؐ کے نقش قدم پر چلیں۔ فرمایا پھر بات چیت کرو

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، خولہ ہمارے گھر آئیں، میری ماں ام رومان سے کہا، اس خیر و برکت کا کیا ٹھکانا؟ جو تمہارے گھر میں داخل ہوا چاہتی ہے، کہا، وہ کیسی؟ کہا رسول اللہ نے منگنی کے لئے مجھے بھیجا ہے کہا ابوبکر کو آنے دو، معلوم کرلوں، مجھے تو بسر و چشم قبول ہے۔

حضرت ابوبکرؓ جب گھر آئے تو ام رومان نے ان سے اس کا تذکرہ کیا کہنے لگے، ارے عائشہؓ تو ان کے بھائی (ابوبکرؓ)

؎ روی ابن سعد بسند مرسل رجالہ ثقاف و ابن ابی عاصم من طریق عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۲ ؎

؎ وفی روایۃ ابن سعد قالت انما خطب علیہ السلام علی فان نحن معشر النساء امر فی ہذا الشی ۱۲ ؎ صادق

کی بیٹی ہیں؟ فوراً حضورؐ کے پاس پہونچے اور اس کا تذکرہ کیا، ارشاد ہوا ابوبکر! تم میرے دینی بھائی ہو۔ تمہاری بیٹی میرے لئے حلال ہے، چنانچہ سودہؓ کے بعد ہجرت کے دوسرے سال شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سے آپ حضرت محمدؐ کا نکاح ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا سب سے اہم سبب یہ تھا کہ خلیفہ اوّل اور وزیر اعلیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی کو ان کے صدق و اخلاص، محبت و رفاقت کا دنیا ہی میں بہترین بدلہ مل جائے اور حضرت عائشہؓ اپنے فضل و کمال کے باعث احکام شرعیہ کی ترویج و اشاعت خصوصاً عورتوں کے مخصوص مسائل، ازدواجی حقوق وغیرہ کے افہام و تفہیم کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان بہترین واسطہ ٹھہریں۔

چنانچہ علم و فضل، فہم و ذکاوت میں امہات المومنینؓ کے علاوہ اکثر صحابہؓ پر بھی حضرت عائشہؓ کو فوقیت حاصل تھی حضرت زہریؒ کہتے ہیں اگر امہات المومنین اور تمام دنیا کی عورتوں کا علم جمع کر دیا جائے تو بھی عائشہ رضی اللہ تعالی کا علم اس پر بھاری پڑے گا۔

حضرت ابو الضحیٰ مسروق رضی اللہ تعالی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اکابرین صحابہؓ کو حضرت عائشہؓ سے فرائض

کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عطاء بن رباحؒ کہتے ہیں :۔

" حضرت عائشہؓ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ، اور سب سے زیادہ علم رکھتی تھیں اور ان کے حسن رائے کا کیا ٹھکانا ہے "

حضرت ہشام بن عروہؒ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ " عائشہؓ سے بڑا فقیہ و طبیب اور شاعر میں نے کسی کو نہیں دیکھا "

حضرت ابی بردہ بن ابو موسیٰ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ " ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے کوئی مسئلہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا ہو اور نہ بتایا ہو "

اسی طرح روایت حدیث میں بھی حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ کے بعد تیسرا نمبر حضرت عائشہؓ کا ہے۔

وہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا !
ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا !

حضرت حفصہؓ کے پہلے خاوند حضرت حسن ابن حذافہؓ (جو اصحاب بدر میں سے ہیں) کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے ابو بکر صدیق اکبرؓ سے خواہش ظاہر کی کہ وہ خود حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لیں۔ مگر انہوں نے بالکل سکوت فرمایا، اور کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ سے کہا، انہوں نے جواب دیا کہ ابھی نکاح کرنا ہی نہیں چاہتا۔ انہیں اُمید تھی کہ ممکن ہے حضرت رقیہؓ کی وفات ہو جانے سے رسول اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا عقد میرے ساتھ کر دیں۔ ہر دو حضرات کا رویہ حضرت عمرؓ کو کچھ اچھا نہ لگا، اور حضورؐ سے اس بارے میں گفتگو کی آپ نے فرمایا، عثمانؓ کو حفصہؓ سے اور حفصہؓ کو عثمانؓ سے بہتر بھلا کون مل سکتا تھا۔ اس کے بعد ہی حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ سے مل کر معذرت کرلی اور فرمایا آپ مجھ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہؓ سے خود نکاح کی خواہش ظاہر فرما رہے تھے، اگر انہوں نے انکار فرمایا تو میں تیار ہوں، ابھی خاموش رہنے پر بات صیغۂ راز میں رہے تو بہتر چنانچہ ہجرت کے دوسرے یا تیسرے سال حضرت حفصہؓ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقد ہوا۔

بہرطور حضرت عائشہؓ سے نکاح کرکے اپنی اوّل خلیفہ حضرت ابو بکرؓ کو ان کی محبت و رفاقت، مخلصانہ و فاکیشی وغیرہ اعلیٰ کردار و اوصاف کی مکافات مقصود تھی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ سے بھی نکاح اسی سبب تھا، تاکہ دونوں اولو العزم خلفاء کو شرف مصاہرت میں مساویانہ حقوق دیئے جا سکیں، ورنہ حضرت عمرؓ کے دل میں یہ حسرت رہتی، اور تاحیات ان کا حسرت زدہ دل رنج و ملال کی آماجگاہ بنا رہتا اور یہ خدا کے محبوب پیغمبر حضرت محمدؐ کو کبھی پسند نہ تھا۔

کیا اس زندگی میں امکانی حد تک اس سے بہتر وفاؤں کی مکافات، بڑی سیاست، اعلیٰ شرافت کچھ اور بھی ہو سکتی ہے ؟ ۔

علاوہ ازیں امہات المومنینؓ کے ذریعے اُمت کے درمیان اقامت دین و اشاعت اسلام جیسا اہم مقصد تو ہر نکاح میں پیش نظر رہا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش

حضرت زینب بنت جحش کا نکاح اولاً اپنے لے پالک بیٹے اور آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارث کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا تھا۔ دراصل اس نکاح میں منجانب اللہ وحی کارفرما تھی، حضرت زیدؓ سے طلاق دینے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے خود عقد فرمایا، حضورؐ نے جتنے نکاح کئے اگرچہ کوئی نکاح بلا سبب نہیں تھا لیکن اس نکاح کا سبب ان تمام نکاحوں کے اسباب سے بالاتر تھا وہ یہ کہ عرب متبنیٰ اور لے پالک کو نسبی بیٹے کے برابر اور تمام احکام میں اس کا ہم شریک گردانتے تھے اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ جس طرح نسبی بیٹے کی بیوی اس کیلئے حرام ہے اسی طرح متبنیٰ کی بیوی بھی، اللہ تعالیٰ نے اس غلط اور باطل رواجوں کو مٹانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی حکم فرمایا کہ آپ حضرت زیدؓ سے حضرت زینبؓ کا نکاح کر دیں، اور ان کے طلاق دینے کے بعد اُن سے خود عقد کر لیں ۔

چنانچہ منجانب اللہ تعالیٰ حضرت زینبؓ اور حضرت زیدؓ کے مابین طلاق کے کچھ ایسے وجوہ اور اسباب پیدا ہو گئے کہ انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی اور حضورؐ نے عقد فرمایا لیکن حضورؐ کو طبعی طور پر اس کا خطرہ رہا کہ لوگ خصوصاً مشرکین پروپیگنڈا کریں گے کہ محمدؐ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اسی خدشہ کو دور کرنے کے لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، اور حکم دیا کہ میرے ارادے کی تکمیل کے لئے آپ عملی ثبوت پیش کریں اور کسی انسان کی افترا پردازی اور پروپیگنڈے کی قطعاً پرواہ نہ کریں ۔

واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ فلما قضٰی زید منھا وطرا زوجنکھا

" جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بیوی (زینبؓ) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے جسکو اللہ تعالیٰ آخر میں ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے (طعن) سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا، تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے (نکاح) کے بارے میں کچھ تنگی نہ رہے، جب وہ (منہ بولے بیٹے) ان سے جی بھر چکیں، اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا تھا ہی، ان پیغمبروں کے لیے جو بات خدا تعالیٰ نے مقرر کر دی تھی اس میں ان پر کوئی الزام نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبروں) کے حق میں (بھی) یہی معمول کر رکھا ہے جو پہلے ہو گذرے ہیں ۔

لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائھم اذا قضوا منھن وطرا وکان امر اللہ مفعولا ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل وکان امر اللہ قدرا مقدورا الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ وکفٰی باللہ حسیبا ہ

لہ حضرت زید حضرت خدیجہ کے غلام تھے، بہت ذہین، فطین اور نیک خصلت حضورؐ سے نکاح کے بعد حضرت خدیجہ نے زید کو حضورؐ کے لیے ہبہ کر دیا زید کے باپ کو زید کی

باقی صفحہ ۲۵ پر

مسئلہ ختم نبوت کا ہماری زندگی پر اثرات

مولانا منظور احمد الحسینی

دین اسلام ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا ہے سلسلہ انبیاء جو آدم علیہ السلام سے جاری کیا گیا تھا سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہا جس کے بارے میں دین اسلام کے اصول وضع نہ کئے گئے ہوں اور وہ تشنۂ تکمیل رہ گیا ہو آج سے ۱۴ سو سال پہلے میدان عرفات میں مقصود کائنات رحمت دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا لاکھ جاں نثاروں کے درمیان یہ اعلان فرمایا: ہل بلغت؟ کیا میں نے دین اسلام کا پیغام آپ کو پہنچایا؟ جواب دیا گیا: نعم۔ ہاں آپ نے فریضہ تبلیغ احسن طریقے سے انجام دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاشہدوا، فاشہدوا کہ تم قیامت کے روز اللہ کے ہاں میرے گواہ رہو۔ دین اسلام کی ایک ایک جزئی منضبط و محفوظ کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جان جوکھوں میں ڈال کر اس پیغام کو عالم دنیا تک پہنچایا۔ نتیجہ یہ ہوا اس راستی کے یہ فطری اصول دنیا پر حکمران اور کامران کے ساتھ نمودار ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خاتم النبیین ہونے کا لب لباب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع اور کامل نظام حیات انسانیت کو دیا۔ یہ تعلیمات نبوی صرف آپ کے حیات تک یا آپ کے بعد چند صدیوں تک موقت نہیں تھے بلکہ یہ اصول ابدی اور آفاقی تھے کہ زمانہ جس قدر بھی کروٹیں بدلیں یہ انسانی مسائل کے حل کرنے میں پیچھے نہیں رہیں گے بلکہ جہاں انسان ہوگا خواہ یہ انسان سائنسی اور ایٹمی دور میں بھی سانس لے رہا ہو شریعت محمدی اپنی خاتم النبیینی خصوصیات کی بدولت انسان کو بہتر سے بہتر ہدایت کا سامان فراہم کرتا رہے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اطمینان، بھائی چارے و ہمدردی کی زندگی کا متلاشی اگر کامیاب ہوا ہے تو صرف اور صرف اس رحمت کائنات کے اصولوں کے سامنے عجز و نیاز تسلیم و رضا کا اظہار کر کے زندگی سے لطف اندوز ہوا ہے اور ان کا آخری پناہ گاہ اسلام ہی رہا ہے

اسلام کا یہ نظریہ اتنا واضح اور بدیہی ہے کہ کسی دلیل و برہان کی محتاج نہیں مگر ہائے افسوس حق و باطل کی جنگ ایک ازلی جنگ ہے ہوس پرستی خود غرضی و حسد و بغض باطل کی صورت میں نمودار ہوتی رہتی ہے اگر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں باطل نے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی کی صورت میں سر اٹھایا تو آج مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اگر اس محمدی شریعت اور تعلیمات قرآن کریم کے عظیم تعمیر کو جو سراسر اتحاد و اتفاق، محبت و اخوت کا داعی ہے گرانے کا ارادہ کیا، تو یہ کوئی تعجب اور انوکھی بات نہیں۔ ہاں قابل صد افسوس امر یہ ہے کہ انہوں نے شریعت الغراء کے حلیہ کو مسخ کر چھوڑا۔ دینی احکام اور مسلمہ عقائد کو توڑ مروڑ کے پیش کیا اور اپنی جھوٹی نبوت کے ثبوت کی سعی نا مسعود کی۔ عقیدہ ختم نبوت جو ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے اس میں معمولی سا تذبذب بھی قابل برداشت نہیں قادیانی نے اس اہم عقیدہ سے ہزاروں انسانوں کو راہ راست سے ہٹایا اور امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا یہ محض سامراجی اور برطانوی آقاؤں کو خوش کرنے کے سوا کچھ نہیں انہوں نے مسلمان دشمنی کا کردار ادا کر کے انگریزی خدمت کا کام کیا۔

عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے بروزی، ظلی اور امتی نبی شریعت کی اصطلاحات نہیں۔ بلکہ یہ بند دروازہ تا مسیح و دجال کے اختراعات ہیں

جمہور مفسرین اس عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں پہلی آیت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا۔

مسئلہ ختم نبوت ہماری زندگی پر کیا اثرات چھوڑتا ہے ہم آئندہ قسط میں اس پر بحث کریں گے پہلے ختم نبوت کا مفہوم معلوم کرنا ضروری ہے۔

آیت مذکورہ کی تفسیر لغت عرب سے

حل لغات: اس آیت میں چند کلمات ہیں۔

وَ، لٰكِن، رَسُوْل، اللّٰه، خَاتَم، النَّبِيّٖن

جن میں سے واؤ عطف کے لئے ہے اور لکن استدراک یعنی ازالہ شبہ کے لئے ہے اور لفظ اللہ محتاج بیان نہیں البتہ باقی تین لفظ یعنی رسول اور خاتم اور النبیین زیادہ تفصیل طلب ہیں اور بالخصوص آخر کے دو لفظ کیونکہ فرقہ مرزائیہ نے اس آیت کی تحریف کا راستہ انہی دو لفظوں کو بنایا ہے۔ لہٰذا ان الفاظ کے متعلق کسی قدر تفصیل سے یہ تحریر کرنے کی ضرورت ہے۔

رسول: جس شخص کو خداوند عالم اپنی وحی کے ساتھ مشرف فرما کر مخلوق کی طرف تبلیغ و ہدایت کے لئے بھیجتا ہے اس کو "رسول" اور "نبی" کہتے ہیں پھر ان دونوں لفظوں کی تشریح میں علمائے عربیت و اصول کے مختلف اقوال ہیں۔

رسول اور نبی کے معنی میں فرق

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اصطلاح شرع میں یہ دونوں لفظ مترادف ہیں یعنی ان کے معنی میں باہمی کوئی فرق نہیں ہے یہ حضرات ان آیات اور احادیث اور کلمات عرب سے استدلال کرتے ہیں جن میں سے ایک ہی شخص کی نسبت کبھی لفظ رسول بولا گیا ہے اور کبھی لفظ نبی۔ اور یہ مذہب جمہور معتزلہ کا ہے۔

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ رسول بہ نسبت نبی عام ہے

لیکن نبی کے لیے انسان ہونا ضروری ہے، فرشتہ کو نبی نہیں کہا جاتا اور رسول میں اس طرح انسان ہوتے ہیں اسی طرح ملائکہ بھی ہو سکتے ہیں، قرآن عزیز کی بہت سی آیات ملائکہ کو بھی رسول کا لقب دیتی ہیں کما قولہ تعالیٰ:-

لقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشریٰ۔

بیشک ہمارے رسول یعنی ملائکہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر آئے

اور جمہور اہلسنت والجماعت اور علمائے سلف کی تحقیق یہ ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص کیونکہ اصطلاح شرع میں رسول صرف اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جس کو خداوند عالم کی طرف سے کوئی کتاب دی گئی ہو یا وہ نبی جو مستقل شریعت لے کر آیا ہو اور نبی کے لیے ان دونوں میں سے کوئی شرط نہیں، بلکہ نبی اس شخص کو بھی کہا جاتا ہے جو صاحب شریعت و کتاب ہو اور اس شخص کو بھی جس کو خداوند عالم سے وحی ہو اور وہ تبلیغ و احکام کرتا ہو، لیکن اس کے لئے کتاب یا شریعت جدیدہ نہیں اور قرآن کریم کی متعدد آیات اس تحقیق پر شاہد ہیں

وما ارسلنا من رسول ولا نبی الآیہ

"نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول اور نہ نبی مگر اس طرح" الخ جس میں لفظ رسول کے بعد نبی بغرض تعمیم بعد التخصیص ذکر کیا گیا ہے نیز حدیث میں ہے:-

عن ابی ذر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان الانبیاء مائۃ الف و اربعۃ و عشرین الفا وکان الرسل خمسۃ عشر و ثلثمائۃ رجل منھم اولھم آدم الی قولہ اخرھم محمد (رواہ اسحٰق بن راہویہ و ابن ابی شیبہ و محمد بن ابی عمرو الربیعی، از حاشیہ مسامرہ مصری صفحہ ۲۲۳ و کذا اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ کما ذکرہ ابن حجر فی الفتح)

ترجمہ: حضرت ابوذر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ہیں اور رسول تین سو پندرہ، ان میں سے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

(یہ حدیث اسحٰق بن راہویہ و ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ نے روایت کی ہے اور ابن حبان اور ابن حجر نے اس کو صحیح فرمایا ہے۔

اس حدیث نے بالکل صاف کر دیا کہ رسول اور نبی میں فرق ہے اور انبیاء بہ نسبت رسولوں کے زیادہ ہوئے ہیں نیز اس حدیث میں خط کشیدہ الفاظ بھی قابل غور ہیں۔

اسی لیے جمہور اہلسنت والجماعت نے اسی تحقیق کو اختیار کیا ہے، حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری صفحہ ۳۳۱ ج ۱۲ کتاب التعبیر میں اس کی تصریح فرمائی اور زرقانی نے شرح مواہب میں، ابن ہمام نے مسامرہ میں، قاضی عیاض نے شفاء میں اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ و خفری نے حواشی شرح العقائد النسفیہ

ہاں اس کے ساتھ یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ جمہور اہلسنت کو بھی اس سے انکار نہیں کہ بعض مواضع میں لفظ رسول نبی کی جگہ یا نبی رسول کی جگہ پر توسعاً و مجازاً بولا جاتا ہے اور اسی بات کو سمجھنے سے پہلے دونوں مذہبوں کی دلیلوں کا جواب بھی ہو جاتا ہے کما لا یخفیٰ علی المستقیم

اس کے بعد ہم باقی ان دونوں لفظوں کی شرح علیحدہ علیحدہ لغت کی معتبر کتابوں سے پیش کرتے ہیں اور پھر پورے جملے کے معنی از روئے قواعد عربیت ذکر کئے جائیں گے

لفظ خاتم کی لغوی تحقیق

اس لفظ کے بارے میں آیت مذکورہ میں دو قراءتیں ہیں یعنی بعض حضرات نے اس لفظ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اُن میں سے بعض نے خاتم ت کے زیر کے ساتھ بعض نے خاتم ت کے زبر کے ساتھ نقل کیا ہے

پھر امام المفسرین والمحدثین ابن جریر طبری اور جمہور مفسرین نے اپنی اپنی تفسیروں میں فرمایا ہے کہ دوسری قرات یعنی خاتم ت کے زبر کے ساتھ صرف دو قاریوں حسن اور عاصم کی قرات ہے۔

ان کے علاوہ تمام قاریوں کے نزدیک پہلی قرات یعنی خاتم بکسر تا مختار ہے (ابن جریر صفحہ ۱۱، جلد ۲۲)

اور جب آیت میں زیر اور زبر دونوں قراتیں موجود ہیں تو ضروری ہے کہ ہم خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح دونوں لفظوں کی مفصل شرح ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ وھو ھذا

یہ دونوں لفظ کلام عرب میں چند معانی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں جن کو ذیل میں ایک نقشہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے

لفظ	لفظ	نمبر شمار	معانی	حوالہ کتب لغت
خاتم بالفتح	خاتم بالکسر	۱	نگینہ، مہر جس پر نام وغیرہ کندہ کیے جاتے ہیں	لسان العرب، تاج العروس، صحاح جوہری، قاموس
〃	〃	۲	انگشتری یعنی انگوٹھی مثلاً خاتم ذہب یعنی سونے کی انگوٹھی	لسان العرب، تاج العروس، صحاح وغیرہ
〃 〃	〃	۳	آخر قوم بھی اکثر مستعمل ہے	قاموس، تاج العروس، منتہی الارب
〃	〃	۴	گھوڑے کے پاؤں میں جو تھوڑی سی سفیدی ہو اس کو بھی خاتم کہتے ہیں	〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃	〃	۵	گدی کے نیچے جو گڑھا ہے اس کو بھی خاتم کہتے ہیں	〃 〃 〃 〃 〃 〃
— — بالفتح فقط	خاتم بالکسر فقط —	۶ ۔	مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر آتا ہے بمعنی اسم فاعل کسی چیز کو ختم کرنے والا	〃 〃 〃 لسان العرب وغیرہ

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں لفظ سات معانی میں مستعمل ہوتے ہیں جن میں سے ان کے پانچ دونوں میں مشترک ہیں، اور نمبر ۶ فقط خاتم بالکسر کے ساتھ مخصوص ہے اور نمبر ۷ خاتم بالفتح کے ساتھ خاص ہے۔

اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم بالکسر کے ان معنوں میں سے کون سے معنی ہو سکتے ہیں اور خاتم بالفتح کے ان معنوں میں سے کون سے۔

سو یہ بھی ظاہر ہے کہ پہلے اور دوسرے معنی یعنی نگینہ مہر اور انگشتری آیت میں کسی طرح حقیقت کے اعتبار سے مراد نہیں ہو سکتے اور باجماع علمائے سنت اور باتفاق عقلائے دنیا جب تک حقیقی معنی درست ہو سکیں اس وقت تک مجازی کو اختیار کرنا باطل ہے لہٰذا پہلے اور دوسرے معنی ہرگز مراد نہیں۔

چوتھے پانچویں معانی کا تو آیت میں کسی انسان کو وہم بھی نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ اس آیت میں نہ حقیقۃً درست ہیں نہ مجازاً۔

اسی طرح ساتویں معنی یعنی مہر کا نقش یہ بھی حقیقی معانی کے لحاظ سے آیت میں مراد نہیں ہو سکتے۔ اور مجازی معنی مراد لینے کی کوئی وجہ نہیں

لہٰذا اب صرف دو احتمال باقی ہیں، تیسرے معنی یعنی آخر قوم اور چھٹے معنی یعنی ختم کرنے والے، اور یہ دونوں معنی بلا تکلف آیت میں حقیقت کے اعتبار سے درست ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ ان میں سے پہلے معنی دونوں قراءتوں یعنی خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح پر درست ہیں اور دوسرے معنی صرف خاتم بالکسر کے ساتھ مخصوص ہیں۔

الحاصل - لفظ خاتم کی دونوں قراءتوں اور ان کے معانی لغویہ پر مفصل بحث کا نتیجہ انشاء اللہ ناظرین کرام نے یہ نکال لیا ہوگا کہ اگر قرآن و حدیث کی تصریحات اور صحابہ و تابعین کی تفاسیر اور ائمہ سلف کی شہادتوں سے بھی قطع نظر کر لی جائے اور فیصلہ صرف لغت عرب پر رکھ دیا جائے تب بھی لغت عرب یہ فیصلہ دیتا ہے کہ آیت مذکورہ کی پہلی قراءت پر دو معنی ہو سکتے ہیں، آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے اور دوسری قراءت پر ایک معنی ہو سکتے ہیں

باقی صفحہ ۱۲ پر

مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی تحقیق

مسیلمہ قادیان کا ہذیان

یہ سب ابلہ فریبی اور مکاری اور دھوکہ دہی ہے اس طرح تو جس کا جی چاہے دعویٰ کر دے کہ فلاں نبی کا یا فلاں رسول کا ظل اور بروز ہوں اور ان کا عین ہوں اور ان کا وجود میرا وجود ہے اور اللہ نے بیس برس پہلے میرا نام محمد اور احمد رکھا تھا وغیرہ وغیرہ۔ آخر دعوے کے لئے دلیل تو چاہیئے زبانی دعویٰ تو کچھ مشکل نہیں۔

(۸) نیز مرزا کا یہ کہنا کہ سایہ ذی سایہ کا عین ہوتا ہے بالکل غلط اور مہمل ہے کسی شخص کا سایہ ذی سایہ کا عین نہیں ہوتا اسی طرح بالفرض اگر کسی کو نبی کا سایہ مان بھی لیا تو نبی کا سایہ نبی کا عین نہیں ہو سکتا اور نہ اس سایہ کو نبی اور رسول کہا جا سکتا ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے مرزا کا نبی ہونا لازم نہیں آتا۔

(۹) اور اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے یہ مان لیا جائے کہ سایہ اور ذی سایہ ایک ہی ہوتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل اللہ ہیں یعنی اللہ کا سایہ ہیں تو لازم آئے گا کہ حضور پُر نور عین اللہ ہیں اور مرزا صاحب اپنے خیال میں عین محمد ہیں اور ظل محمد ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سایۂ اللہ ہیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ معاذ اللہ۔ مرزا صاحب عین اللہ ہیں اور اس کے کفر ہونے میں کیا شبہ ہے۔

(۱۰) نیز مرزا صاحب بار بار یہ کہتے ہیں کہ میں بعینہٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو کیا مرزا صاحب کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا کیا کوئی ادنیٰ اس کا تصور کر سکتا ہے کہ قادیان کا ایک دہقان مختاری کے امتحان میں فیل ہونے والا اور انگریزی کچہریوں کا چکر لگانے والا وہ بعینہٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ

اور اگر ظل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ذی ظل کی کوئی صفت اس میں آ جائے تو اس سے اتحاد اور عینیت ثابت نہیں ہوتی جس طرح حدیث میں شاہ عادل کو ظل اللہ کہا گیا ہے تو اس سے اس کی الوہیت ثابت نہیں ہو جاتی۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ظل ہونے سے مرزا صاحب کی مراد یہ ہے کہ جس طرح آئینہ میں کسی شخص کا عکس پڑ جاتا ہے اسی طرح مرزا صاحب میں بھی کمالات محمدیہ اور انوار رسالت مصطفویہ کا عکس پڑا ہے پس اگر تھوڑی دیر کے لئے اس دعوے بلا دلیل کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے بھی مرزا کی نبوت ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ آئینہ میں عکس پڑنے سے آئینہ کی کوئی حقیقی صفت ثابت نہیں ہو جاتی آئینہ میں بادشاہ کا بھی عکس پڑ جاتا ہے مگر اس انعکاس سے آئینہ بادشاہ نہیں بن جاتا۔ عکس سے آئینہ میں ذی عکس کی کوئی حقیقی صفت نہیں آ جاتی بلکہ ایک قسم کی مشابہت اور ہم رنگی آ جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہ ہیں یعنی ان کے رنگ میں ہیں اور ان کے کمالات کا نمونہ ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ اس امت کے علماء حقیقۃً پیغمبر اور نبی ہیں غرض یہ کہ انعکاس اور ظلیت سے عینیت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے خلیفہ تھے اور کمالات خداوندی کا آئینہ اور نمونہ تھے جیسا کہ حدیث میں ہے خلق اللہ آدم علی صورتہ۔ مگر معاذ اللہ عین اللہ نہ تھے۔

پس خلیفہ ساخت صاحب سینۂ
تا بود شاہیں را آئینۂ

اور خلفاء راشدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمیہ و عملیہ کا آئینہ اور نمونہ تھے مگر نبی نہ تھے فقط نبی کے خلیفہ اور جانشین تھے جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفاء میں خلفاء راشدین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوت عملیہ تشبیہ ثابت کیا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے اس کو مدلل اور مبرہن کیا ہے جس سے خلفاء راشدین

کی فضیلت ثابت ہوئی نہ کہ نبوت۔

خلاصۂ کلام

یہ کہ ظلیت اور انعکاس سے اتحاد اور عینیت کا ثابت کرنا سراسر غلط اور باطل ہے۔ ظلیت اور انعکاس سے صرف ایک قسم کی مشابہت اور مناسبت اور ہم رنگی ثابت ہو جاتی ہے سو اگر مرزا کا خیال اور گمان (بشرطیکہ ثابت ہو جائے) کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا آئینہ اور نمونہ ہوں اور کمالات نبوت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشابہ اور ہم رنگ ہوں تو مرزائے قادیان کی امت بتلائے کہ مرزائے قادیان کن کن کمالات علمیہ اور عملیہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ اور نمونہ تھے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں فلاں شخص کا ظل اور بروز ہوں اور اس کا عکس اور مظہر اتم ہوں تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ یہ شخص صفات کمال میں اس کا ایک نمونہ ہے۔ اور اخلاق و اعمال میں اس کا شبیہ اور مثیل ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ اس کا عکس اور اس کی تصویر ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اگرچہ ذات مختلف ہے مگر آئینہ میں جو عکس اور نقش نظر آ رہا ہے وہ اصل کے ہم رنگ ہے اور بظاہر ہو بہو وہی معلوم ہوتا ہے لہٰذا جب مرزا قادیانی یہ دعوے کرتا ہے کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہوں اور حضور پرنور کے کمالات کا مظہر اتم ہوں تو آخر بتلائے ہی سہی کہ وہ کن صفات اور کمالات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا۔ مرزا کے غلام حضور پرنور کے تو کیا مشابہ اور مماثل ہوتا وہ تو غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ غلامانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ بھی نہیں ہو سکتا۔

ہاں تیرہ سو برس میں جس قدر بھی مدعیانِ نبوت اور مسیحیت اور مہدویت اور دجال و کذاب گذرے ان سب کے وساوس اور دساوس کا ظل اور بروز تھا۔

آج اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں ہارون رشید کا یا سلطان صلاح الدین کا یا شاہ عالمگیر کا ظل اور بروز ہوں اور ان کا مظہر اتم ہوں لہٰذا تم سب پر میری اطاعت واجب اور لازم ہے تو حکومت اس کو جیل خانہ یا پاگل خانہ بھیج دے گی۔ اسی قسم کی باتوں سے جب بادشاہت ثابت نہیں ہو سکتی تو نبوت و رسالت کہاں ثابت ہو سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر آج کوئی سیاہ فام یا گلفام یہ دعویٰ کرنے لگے کہ میں یوسف علیہ السلام کا ظل اور بروز ہوں اور میں عزیز مصر ہوں تو شاید کوئی پرلے درجہ کا دیوانہ ہی اس دعوے کے قبول کرانے پر تیار ہو جائے۔

یہی حال ان لوگوں کا ہے جو قادیان کے ایک دہقان کو تمام انبیاء و مرسلین کا ظل اور بروز اور ان کے کمالات اور صفات کا آئینہ اور مظہر اتم ماننے پر تیار ہو گئے ہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

خلاصۂ کلام

یہ کہ حدیث لا نبی بعدی میں مرزائیوں کی یہ تاویل کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی مستقل نبی نہیں یہ تاویل بالکل مہمل ہے یہ تاویل تو ایسی ہے جیسے کوئی مدعی الوہیت لا الٰہ الا اللہ کے معنی یہ بیان کرنے لگے کہ اللہ کے سوا کوئی مستقل معبود نہیں۔ لیکن جو معبود اللہ تعالیٰ کا ظل ہو یا اس کا بروز ہو یا اس کا عین ہو تو ایسا عقیدہ عقیدۂ توحید کے منافی نہیں جیسا کہ مشرکین تلبیہ میں کہا کرتے تھے۔

لا شریک لہ الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک۔ اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں جو تیرا ہی ملک ہے یعنی کہ بت وغیرہ وہ سب تیرے ہی ماتحت ہیں یعنی جس طرح لا الٰہ الا اللہ کی تاویل مذکور کفر ہے اسی طرح لا نبی بعدی کی مرزائی تاویل بھی کفر ہے۔ مرزائیوں کی اس تاویل کے جواب میں کوئی مدعی الوہیت کہہ سکتا ہے کہ میری الوہیت اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت کے منافی نہیں اور تاویل یہ کرے کہ میں مستقل الوہیت کا مدعی نہیں بلکہ میں ظلی اور بروزی الوہیت کا مدعی ہوں تو کیا یہ تاویل اس مدعی الوہیت کو کفر سے بچا سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح مرزا کے غلاموں کا اس کے کسی حیلہ کا یہ کہنا کہ مرزا مستقل نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ظلی اور بروزی نبوت کا مدعی ہے اس کو کفر سے نہیں بچا سکتی۔

بقیہ: قادیانی ریشہ دوانیاں

عدالت کے جج تھے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ قیمے کی گولیاں مرچ کے اور رائی کی چٹنی میں ڈبو ڈبو کر مزے سے نوش فرما رہے تھے۔ میں نے عفت سے کہا کہ آج تو چوہدری صاحب ہمارے میزبان ہیں اس لئے قیمہ بھی ٹھیک ہی منگوایا ہوگا۔ وہ بولی ذرا ٹھہرو پہلے پوچھ لینا چاہیے۔ ہم دونوں چوہدری صاحب کے پاس گئے سلام کر کے عفت نے پوچھا "چوہدری صاحب! یہ تو آپکی ریسپشن ہے قیمہ تو ضرور آپ کی ہدایت کے مطابق منگوایا گیا ہوگا!"

چوہدری صاحب نے جواب دیا: "ریسپشن کی انتظامیہ کا ٹھیکہ الگ ہے قیمہ اچھا ہی لائے ہوں گے۔ لو ایک آدھ چکھ کر دیکھو۔"

عفت نے ہر قسم کے ملے جلے گوشت کا خدشہ بیان کیا تو چوہدری صاحب بولے۔ "بعض موقعوں پر بہت زیادہ کریدنا نہیں پڑنا چاہیے۔ حضور کا فرمان یہی ہے۔"

دین کے معاملات میں عفت بیحد مذہبی عورت تھی۔ اس نے نہایت تیکھے پن سے کہا۔ "یہ فرمان آپکے حضور کا ہے یا ہمارے حضور کا۔"

خود مرزا قادیانی کا جو کردار تھا وہ اظہر من الشمس ہے اوائل عمر میں مرزا قادیانی اپنے والد کی پنشن کی رقم لے کر گھر سے بھاگ گیا۔ لاہور میں گلچھرے اڑاتا رہا۔ اس کے گھر میں غیر محرم عورتوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔ وہ نامحرم عورتوں سے اختلاط رکھتا تھا۔ ٹانک وائن (ولایتی شراب) اور افیون کا رسیا تھا۔ جنسی بیماریوں میں مبتلا تھا۔ اس نے خود لکھا ہے کہ نامردی کی وجہ سے وہ ایک ایسی دوائی کھاتا ہے جس میں افیون شامل ہے۔ اس دوائی کا نام نسخہ زوجام عشق تجویز کیا تھا۔ اسی کے پیروکار چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی بھی اپنے گرو گھنٹال کی پیروی کرتا تھا۔

بقیہ: مسئلہ ختم نبوت

یعنی آخر النبیین۔

لیکن اگر اس معنی پر غور کیا جائے تو دونوں کا خلاصہ صرف ایک ہی نکلتا ہے اور بہ لحاظ مراد کہا جا سکتا ہے کہ دونوں قرأتوں پر آیت کے معنی لغۃً یہی ہیں کہ آپ سب انبیاء علیہم السلام کے آخر ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا

قادیانی پاکستان کے دوست ہیں یا غدار؟

اسلم رشید بھکر

ہفت روزہ چوپال راولپنڈی جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۳۳، ۲۷ دسمبر ۱۹۸۹ء تا ۲ جنوری ۱۹۹۰ء میں ایک مضمون "نگاہ انتخاب" فرحت حسین بخاری صاحب کا شائع ہوا جس کی ہیڈنگ ہے "قادیانی کس سلوک کے مستحق ہیں" فرحت بخاری صاحب مضمون میں اپنا تعارف ایک مسلمان وہ بھی اہل سنت والجماعت کے فرد کی حیثیت سے کراتے ہیں۔

اس مضمون میں بخاری صاحب اپنا پورا زور قادیانیوں کو مظلوم اور معصوم ثابت کرنے میں لگاتے ہیں اور ہم سب مسلمانوں کو اس لحاظ سے ظالم و جابر کہتے ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں پر انسانیت سوز ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ بخاری صاحب کہتے ہیں کہ اسلام میں تو کیڑے مکوڑے پر بھی ظلم کرنا منع ہے۔ قادیانی تو پھر بھی انسان ہیں۔ بخاری صاحب کے نزدیک اس مشن کے سب سے بڑے مجرم علماء اسلام ہیں۔

بخاری صاحب کے نزدیک پاکستان میں مادر پدر آزادی ہونی چاہیے، پابندی ہو تو صرف علماء اور تبلیغ اسلام پر، قادیانیوں کو مکمل اور کھلی چھٹی ہونی چاہیے۔

کیوں کیا اس لیے کہ قادیانی حضور خاتم النبیینؐ کے منکر ہیں یا اس لیے کہ وہ پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں یا قادیانیوں کو آزادی اس لیے ملنی چاہیے کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کے مشن کو آگے بڑھا سکیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر کام کی ایک حد ہوتی ہے۔ اسلام کی حدود حضور اکرمؐ کے زمانے میں قائم ہو چکی تھیں۔ اور دین مکمل ہو چکا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے دین اسلام پر عمل کر کے دکھا دیا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نبی کریمؐ کی رحلت کے بعد صحابہ کرامؓ کو دو محاذوں پر جنگ لڑنا پڑی ایک وہ جو پہلے سے کافر تھے یعنی ایران اور روم کی سلطنتیں دوسری جنگ ان لوگوں کی تھی جو اسلام لا کر اس سے پھر گئے تھے یعنی مرتد ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ جو دین مبین کے گواہ تھے ان کے عمل سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب کافروں سے جنگ کا موقعہ آیا تو جنگ سے پہلے وہ تین شرائط پیش کرتے نمبر ۱۔ اسلام قبول کر لو اور ہمارے بھائی بن جاؤ نمبر ۲ جزیہ دو، ہماری اطاعت کرو ہم تمہاری حفاظت کے ضامن ہیں جہاں یہ دو شرطیں قبول ہوئیں۔ تو وہاں جنگ کی نوبت ہی نہیں آئی جب ان شرائط سے انکار ہوا تو پھر تیسری شرط جنگ تھی۔ یہی وہ اصول تھے کہ جن کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصے میں اسلام ایک وسیع دنیا پر پھیل گیا۔ بعینہ اسی زمانے میں مرتدین کا معاملہ پیش آیا۔ ان کے لیے صرف دو شرائط تھیں اسلام قبول کر دیا پھر جنگ۔ ان میں مانعین زکوٰۃ مرتد بھی تھے اور جھوٹے مدعیان نبوت کے پیروکار بھی۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں طلیحہ اسدی نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں میں بھائیوں کی طرح رہا مگر مسیلمہ کذاب کا معاملہ سخت ہوا اور دعوت حق کو رد کر دیا لہٰذا اس سے مسلمانوں کے تین لشکروں نے مقابلہ کیا حضرت خالد بن ولید کی سرکردگی میں اس کی سرکوبی ہوئی اس کا چالیس ہزار کا لشکر تہ تیغ ہوا۔ جھوٹے مدعی نبوت کا کوئی پیروکار بھی زندہ نہ بچا۔

صحابہ کرامؓ کے اس متفقہ عمل سے اسلام کا ایک اصول بن گیا کہ اللہ کا منکر دنیا میں رہ سکتا ہے مگر کوئی شخص اسلام قبول کر کے پھر اسلام کے اصولوں کی حدود کو توڑ کر اور اس پر بضد رہ کر رہے یہ حق اسلام نے نہیں دیا چہ جائیکہ نبی کریمؐ کی آخری نبوت کے مقابلہ میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے۔ قادیانی اسی اصول کے ماتحت آتے ہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو ایک ایسے شخص کی جھولی میں ڈالنے کی بارہا کوشش کی جو کہ ایک شریف انسان بھی نہ تھا۔

جس کی ہر بات جھوٹی اور لعین دین میں ہیرا پھیری کرنا تھا جو نہ صرف دین اسلام کا منکر اور دشمن تھا بلکہ انگریز جیسے غاصب کا خوشامدی اور خودکاشتہ پودا تھا۔

جی ہاں مرزا غلام قادیانی میں یہاں وہ حوالے درج نہیں کرتا کیونکہ مجھے امید ہے کہ فرحت بخاری صاحب ان حوالوں سے بخوبی واقف ہوں گے کیونکہ بخاری صاحب کو یہ علم بھی اچھی طرح ہے کہ قادیانی جو کہ مرتد اور زندیق ہیں اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں اور یہ ایک زبردست دھوکہ ہے۔

اور دھوکہ دینے والے سے کس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے یہ بخاری صاحب آپ ہی بتائیں بخاری صاحب نے اپنے مضمون میں بار بار قادیانی، قادیانی کی گردان کی ہے ہماری جنگ بھی تو ان سے یہی ہے کہ دنیا تمہیں بخاری سمیت قادیانی کہتی ہے تم بھی اپنے آپ کو قادیانی تسلیم کرو پاکستان کا قانون تمہیں اقلیت کی صف میں کھڑا کرتا ہے قانون کا احترام کرو اور اس ملک میں اقلیت بن کر رہو۔ اکثریت میں گھسنے کی کوشش کیوں کرتے ہو تمہیں اسمبلی میں بھی سیٹ دی گئی ہے اور ملازمت میں بھی کوٹہ ہے مگر قادیانی بضد ہیں کہ ہم اقلیت میں نہیں ہم تو سچے مسلمان ہیں۔

اقلیت میں نہ ووٹ درج کرتے ہیں اور نہ ہی مردم شماری میں بخاری صاحب بتائیں یہ آئین پاکستان کے

بغاوت نہیں ہے یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے ابھی پچھلے دنوں قادیانیوں کو اقلیتی سیٹ پر الیکشن ہوا جس قادیانی نے کاغذات درج کرائے تو قادیانیوں نے نہ صرف اس کا بائیکاٹ کیا بلکہ لاتعلقی کا اعلان بھی کر دیا اور الیکشن میں حصہ لینے سے انکار کیا جب حکومت قادیانیوں کو سیٹ دیتی ہے تو قادیانی اس سے انکار کرکے بغاوت نہیں کر رہے ۔

بخاری صاحب کو علماء کی آنکھ کا تنکا نظر آ گیا مگر قادیانیوں کی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آیا ۔ کیا بخاری صاحب میں ہمت ہے کہ وہ مرزائیوں کو تلقین کریں کہ وہ حکومت پاکستان کا قانون مانیں اپنے آپ کو اقلیت مان لیں اور اپنی حدود میں رہیں ۔

رہ گئی قتل و غارت کی بات تو جناب بخاری صاحب کونسی دنیا میں بیٹھ کر لکھ رہے ہو ۔ دنیا میں مرزائیوں سے زیادہ کوئی بھی خطرناک اور دہشت گرد تنظیم نہیں ہے جو تخریب کاری و قتل گری میں اس کی ثانی ہو اگر یقین نہ آئے تو تاریخ محمودیت ، ربوہ کا مذہبی آمر ، ربوہ کا پوپ اور شہر سدوم جیسی کتابیں جو ان نوجوانوں کی لکھی ہوئی ہیں خود جو قادیانیت کی دلدل میں دھنسے ہوئے تھے اور مرزائیوں کی تمام حرام زدگیوں سے آشنا تھے ، کے مطالعہ سے آپ پر عیاں ہو گا کہ یہ نام نہاد مظلوم مرزائی تنظیم کتنے بھیانک عزائم رکھتی ہے اور لوٹ مار قتل گری اور تخریب کاری میں کس قدر یکتائے زمانہ ہے ۔

بخاری صاحب کس دنیا میں ہو ، پاکستان میں اقلیت کو جس قدر تحفظ حاصل ہے وہ آج کے نام نہاد تہذیب کے علمبردار امریکہ ، برطانیہ اور روس میں بھی نہیں ، یورپی ممالک میں گورے کالے کے نام پر جو فساد ہو رہا ہے وہ ان تمام نام نہاد انسانیت کے علمبرداروں کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے حالانکہ گورا بھی عیسائی اور کالا بھی عیسائی ۔ پاکستان میں ہندو اور عیسائی بڑی اقلیتیں ہیں ۔ اور یہ ملک کے قانون کے مطابق اقلیت بن کر رہ رہی ہیں ۔ بیالیس سالوں میں یہاں نہ ہندو مسلم فساد ہوا اور نہ ہی مسلم عیسائی فساد ہوا نہ ہندوؤں کے مندروں کو چھیڑا گیا اور نہ عیسائیوں کے گرجے گھر کو اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ پاکستان میں یہودی بھی موجود ہیں اور یہ پاکستان کی اسرائیل سے مخالفت ڈھکی چھپی بات نہیں یہ بہت ہی تھوڑے ہیں مگر دنیا کا کوئی آدمی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ پاکستان میں یہودی اقلیت کے ساتھ مسلم اکثریت نے کبھی ناروا سلوک کیا ہو صرف قادیانی ہی ایک ایسی اقلیت ہے جو شروع دن سے پاکستان کے باغی اور اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں یہ اقلیت ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرنے سے انکاری ہیں ان کے گرو گھنٹال مرزا کے بیٹے بشیر قادیانی نے گاندھی کی موت پر پنڈت نہرو کو جو پیغام بھیجا وہ یہ تھا ۔

" باوجود اس کے کہ ہمیں اپنے مرکز سے زبردستی نکالا گیا ، ہم آج بھی آپ کے وفادار ہیں "

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے ہمارے عظیم لیڈر محسن اور بانی پاکستان کا جنازہ نماز نہ پڑھا بلکہ غیر ملکی سفیروں کے ساتھ الگ ایک طرف بیٹھا رہا کیونکہ وہ قائد اعظم کو کافر سمجھتا تھا کیونکہ قائد اعظم مرزا غلام قادیانی کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے تھے لہذا مرزائیوں کے نزدیک قائد اعظم کافر ٹھہرا ۔ پھر آپ مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ دلوں کا حال اللہ جانتا ہے ان کا دم قدم کا کردار اور ہر فعل یہ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ یہ اسلام کے ہی باغی نہیں بلکہ پاکستان کے بھی دشمن اور باغی ہیں ان کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے ۔ جو کہ باغیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔

کیا آپ کے علم میں نہیں کہ جب ظفر اللہ خان جب پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے نیویارک اسمبلی میں خطاب کرنے گیا تو حکومت پاکستان کا حکم پہنچایا کہ وزارت خارجہ کا ایک جرنیل امریکہ آ رہا ہے تم اس کے آنے تک امریکہ ٹھہرو مگر اس ننگ حرام ، [illegible] نے [illegible] انکار کر دیا کہ میں حکومت کے حکم پر نہیں بلکہ [illegible] مرزا بشیر کے [illegible] ٹھہر سکتا ہوں کیا آپ کے علم میں نہیں کہ جب یو این او میں فلسطین کا مسئلہ پیش ہوا پاکستان نے فلسطین کی حمایت کی تو عرب سفیر ظفر اللہ خان قادیانی کے پاس شکریہ ادا کرنے آئے تو اس ابلیس زادے نے شکریہ کا تار بجائے حکومت پاکستان کو بھیجنے کے ربوہ میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا محمود کو بھیجا — یہ وہ ذات ...... خواہ تو حکومت پاکستان سے لیتا اور کام مرزا محمود کے حکم کے مطابق کرتا ۔

بخاری صاحب اب آپ ہی دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے ایمان کی گہرائی سے بتائیں کہ یہ پاکستان کے دوست ہیں کہ دشمن ہیں ؟ پاکستان نے تو انہیں سر پر بٹھا کر بھی دیکھا مگر اس چھوٹی سی اقلیت کے دماغ میں یہ بات سما چکی ہے کہ پاکستان کے اصل حکمران ہم ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بھی ان کافروں کو موقعہ ملتا ہے یہ حکومت پر قبضہ کرنے کی سوچتے ہیں ۔

کیا بخاری آپ کو علم نہیں کہ ۱۹۷۳ء میں قادیانی جماعت کے تیسرے امیر مرزا ناصر جب اپنے سالانہ جلسے میں بگھی میں بیٹھ کر سٹیج پر آیا تو سرگودھا سے ظفر چوہدری کی قیادت میں ایئر فورس کے طیاروں نے سلامی دی کیونکہ ایئر فورس کا سربراہ قادیانی تھا ۔ اور مرزا ناصر نے کہا تھا کہ " پھل پک کر تیار ہے بس جھولی میں گرنے والا ہے " ۔

مسلمانوں کو ظالم گرداننے والے کیا اس سوال کا جواب دیں گے کہ ۱۹۷۴ء میں نشتر کالج کے ان طلباء کا کیا قصور تھا جنہوں نے سیر پر جاتے ہوئے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگا دیا تھا تو ان کی واپسی پر ربوہ اسٹیشن پر قادیانی تنظیم نے پورے منصوبے کیساتھ ان پر وہ ظلم و ستم کیے جو کبھی بھلائے نہیں جا سکتے کیا یہ قادیانیوں کی مسلمان بچوں پر شفقت تھی ؟ کہ جب ان مظلوم طلباء پر ظلم و ستم ڈھائے گئے جب وہ مسلمان بچے آہ و بکا کر رہے تھے تو اس وقت قادیانی بازاری عورتوں نے ان کی چیخ و پکار پر جس طرح بھنگڑا ڈالا وہ تاریخ کا ایک باب ہے اس ناپاک منصوبے کا بانی قادیانیوں کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر تھا ۔

بخاری صاحب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں آج بھی جو مسلمہ بااخلاق اور رواداری کا مظاہرہ کرنے والی اگر کوئی قوم ہے تو وہ مسلمان قوم ہے ۔ اللہ آپ کو سمجھ عطا فرمائے اگر آپ دوست دشمن اور ظالم و مظلوم میں فرق محسوس کر سکیں ۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں

قسط نمبر ۳

لازمی حاصل کرنے اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اپنی خواہشیں پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتا تھا اور اس کا بڑا خیر خواہ اور صادق دوست وہ تھا جو اس کی بدکاریوں کی تعریف کرتا رہے۔ اور اس کی بدکاریوں کو اچھا ظاہر کرے اور بڑا بدخواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے اور یہ بادشاہ ابتدائے جوانی اور کمسنی میں تخت نشین ہو گیا تھا۔ وہ بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا۔ اور تدبیر ملک اور بندوبست رعایا سے خوب ماہر تھا۔ اور سب لوگ اس کے ان اوصاف کو جانتے تھے۔ اسی سبب سے اس کے فرمانبردار تھے۔ اور بڑے سرکش اور اہل رائے اس کے تابع تھے۔ اور کچھ جوانی کا بے ہوش پن کچھ بادشاہی و حکمرانی کے نشہ میں کچھ شہوت و خود بینی کے نشہ میں وہ سرشار تو تھا ہی۔ دشمنوں پر فتح یاب ہونے سے اور رعایا کے مطیع اور فرمانبردار رہنے سے یہ سب نشہ اور بھی دوگنا ہو گیا تھا۔ اور بہت غرور و تکبر کیا کرتا تھا۔ اور سب کو حقیر سمجھتا تھا۔ اور لوگوں کی تعریف اور خوشامد سے اس کا اپنے کمال عقل و خوبی رائے پر بھروسہ بڑھتا ہی جاتا تھا۔ اور تحصیل دنیا کے سوا اور اس کی کوئی آرزو نہ تھی۔ اور نہ ہی کوئی مقصد تھا اور دنیا کو جس طرح وہ چاہتا تھا اسی طرح با آسانی حاصل ہو جاتی تھی۔ لیکن اس کے یہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا تھا۔ لڑکیاں ہی تھیں اور اس کے بادشاہ ہونے سے پیشتر اس کے ملک میں دینداری بہت پھیلی ہوئی تھی۔ اور بہت سے لوگ دیندار تھے شیطان نے اس کے دل میں دین سے عداوت اور دینداروں سے دشمنی پیدا کر دی۔ اور اہل دین کو ایذا رسانی کرنے لگا۔ اور اپنے زوال سلطنت کے ڈر سے ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیا۔ اور بت پرستوں کو اپنا مقرب کیا۔ اور ان کے لئے چاندی سونے کے بت بنوائے اور ان کو سب سے بزرگی دی اور ان بتوں کو سجدہ کیا۔ جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو وہ بھی بتوں کو پوجنے لگے۔ اور دینداروں کی توہین کرنے لگے۔"

(شاہزادہ یوزآسف اور حکیم بلوہر صفحہ ۲، ۳، ۴)

شہزادہ یوزآسف کی پیدائش

فولد للملک فی تلک الایام بعد ما ایسه
من الذکور غلام لم ار الناس مولودا مثله
قط حسنا و جمالا و ضیاء فبلغ السرور من
الملک مبلغا کاد ان یشرف منه علی
هلاک نفسه من الفرح و زعم ان
الاوثان التی کان یعبدها التی وهبت
له الغلام فقسم عامة ما کان فی بیوت
امواله علی بیوت اوثانه و امر الناس
بالاکل والشرب سنة و سمی الغلام
یوذاسف" (اکمال الدین صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲)

اور اسی زمانہ میں جب کہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی باقی نہ رہی تھی۔ اس کے یہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جس کا ثانی چشم روزگار نے دیکھا نہ تھا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا شادی مرگ ہو جائے اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں میں پرستش کیا کرتا ہے انہیں نے یہ فرزند اسے عطا کیا ہے۔ اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانہ پر تقسیم کر دیا۔ اور رعایا کو حکم دیا کہ سال بھر تک خوشی کریں۔ اور اس لڑکے کا نام یوزآسف رکھا۔ اور اس کے طالع دیکھنے کے لئے نجومیوں کو اور اہل علم کو جمع کیا۔ ان سب نے غور و تامل کے بعد عرض کیا کہ اس کے طالع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدر شرف و بزرگی اسے حاصل ہو گی کہ ہندوستان میں کسی کو حاصل ہوئی ہو گی۔ اور جتنے منجم تھے۔ سب نے ہم زبان ہو کر یہی بات کہی۔ لیکن ان میں سے ایک منجم نے یہ کہا میرا ایسا گمان ہے کہ اس لڑکے کے طالع میں جو شرف و بزرگی معلوم ہوتی ہے۔ وہ شرف آخرت ہے اور مجھے یہ گمان ہے کہ یہ لڑکا عابدوں کا اور اہل دین کا پیشوا ہونے والا ہے۔ اور عقبیٰ کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر فائز ہونے کو ہے۔ اس لئے کہ جو بزرگی اس کے طالع میں مجھے معلوم ہوتی ہے۔ بزرگی دنیا سے اس کو کوئی نسبت نہیں ہے۔" (شہزادہ یوزآسف و حکیم بلوہر صفحہ ۱۴)

بلوہر کا لنکا سے یوزآسف کے پاس آنا

"و شاع خبره فی آفاق الارض و شهر
تیقظه و جماله و کماله و فهمه و عقله
و زهادته فی الدنیا و هوانها علیه
فبلغ ذلک رجلا من النساک یقال
له بلوهر بارض یقال لها سرانديب و کان
رجلا ناسکا حکیما فرکب البحر حتی اتی ارض
سولابط ثم عمد الی باب ابن الملک
فلزمه و طرح عنه زی النساک
و لبس زی التجار و تردد الی باب
ابن الملک حتی عرفه الاهل والاحباء"

(اکمال الدین صفحہ ۳۲۵)

اس لڑکے کی عقل و علم و کمال و تدبیر و فہم و زیرکی و دنیا کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا۔ اور ایک شخص نے جو اہل دین و اہل عبادت میں سے تھا۔ اور اس کا نام بلوہر تھا۔ یہ خبر سنی اور یہ شخص بڑا عابد و زاہد اور حکیم اور دانا تھا۔ اس نے دریا کا سفر کیا اور سولابط کی زمین کی طرف آیا۔ اور شہزادہ کی ڈیوڑھی کا ارادہ ٹھان لیا۔ اور عابدوں کا لباس اتار ڈالا۔ تاجروں کی سی وضع بنائی۔ اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمد و رفت شروع کی۔ یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگ جو بادشاہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ اس سے جان پہچان ہو گئی۔" (شہزادہ یوزآسف و حکیم بلوہر صفحہ ۲۶ و ۲۷)

کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۲۶ تا ۳۵۵ اور کتاب شہزادہ یوزآسف و حکیم بلوہر کے صفحہ ۲۸ تا ۱۲۲ میں بلوہر کی ملاقات اور گفتگو کا مفصل حال لکھا ہے۔ اس کے آگے

جو کچھ درج ہے۔ اس کا خلاصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا

جب بلوہر کی گفتگو یہاں پہنچی تو یوز آسف سے رخصت ہوا اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا۔ اور چند روز اس کی خدمت میں آمدورفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اسے معلوم ہو گیا کہ بہتری فلاح و بہبود اور اصلاح کے دروازے اس کے کھل گئے۔ اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہو گئی۔ پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہو گیا اور اس شہر سے چلا گیا۔ اور یوز آسف غمگین و دلگیر و تنہا رہ گیا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا کہ وہ دینداروں اور عابدوں میں مل جائے۔ اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔"

(اکمال الدین ص۳۵۶ شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص۱۲۳)

صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے کہ یوز آسف نے شاہانہ پوشاک گلے سے اتار ڈالی۔ اور نذر کر دیں۔ اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ وزیر شہر کی طرف پلٹ گیا۔ اور یوز آسف نے اپنی راہ لی۔"

یوز آسف کا پھر ارض سولابط میں آنا

"فمكث في تلك البلاد حين ثم اتى ارض سولابط فلما بلغ واليه قدومه خرج بسير هو واولو شرف فاكرموه ووقروه واجتمع اليه اهل بلده مع ذوي قرابته وحشمه وقعدوا بين يديه وسلموا عليه وكلمهم بالكلام الكثير۔"

(اکمال الدین ص۳۵۹)

اور ایک مدت تک اس ملک میں یوز آسف رہا۔ اور لوگوں کو دین کی ہدایت کی۔ اس کے بعد پھر سرزمین سولابط پر آیا۔ جو کہ اس کے باپ کا ملک تھا۔ جب اس کے باپ نے اس کے آنے کی خبر سنی۔ رؤسا، امراء و بزرگان ملک کو لئے ہوئے استقبال کے لئے آیا۔ اور سب نے اس کی عزت و توقیر کی۔ اور سب عزیز و آشنا و اہل شہر و فوج اس کی خدمت میں آئے۔ بعد اس کے یوز آسف نے لوگوں سے بہت باتیں کیں۔ اور سب لوگوں سے مہربانی و لطف سے پیش آیا۔"

(شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص۱۳۸)

یوز آسف کا ملک کشمیر میں آنا

"ثم انتقل من ارض سولابط وسار في بلاد ومدائن كثيرة حتى اتى ارضا التي تسمى قشمير فسار فيها واحيا ميتها ومكث حتى اتاه الاجل الذي خلع الجسد وارتفع الى النور وقبل موته دعا تلميذا له اسمه يابد الذي كان يخدمه ويقوم عليه وكان رجلا كاملا في الامور كلها فاوصى اليه فقال له قد دنا ارتقائي عن الدنيا فاحفظوا فرائضكم ولا تزيغوا عن الحق وخذوا بالنسك ثم امر يابد ان يبني له مكانا فاستوى هو رجليه وهيأ راسه الى المغرب ووجهه الى المشرق ثم قضى نحبه۔"

(اکمال الدین ص۳۵۹)

"پھر یوز آسف نے ارض سولابط سے انتقال کیا اور بہت سے شہروں میں گیا۔ اور لوگوں کو ہدایت کی۔ آخر ایک ایسی زمین میں آیا جس کا نام کشمیر ہے۔ اور اس ملک کے لوگوں کو ہدایت کی۔ اور وہیں رہا۔ یہاں تک کہ اس کا وقت مرگ آ پہنچا تو پہلے ایک مرید کو اپنے پاس بلایا۔ کہ لوگ اسے یابد کہا کرتے تھے۔ اور وہ اس بزرگوار کی خدمت و ملازمت میں رہا کرتا تھا۔ اور علم و عمل میں صاحب کمال ہو گیا تھا۔ اس سے وصیت کی۔ اور کہا کہ میری روح کا عالم قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے۔ چاہیے کہ آپس میں فرائض الٰہی کا خیال رکھو۔ اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرو۔ اور عبادت و بندگی الٰہی کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ یہ کہہ کر اس بزرگ نے عالم بقا کی طرف رحلت کی۔"

(شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص۱۳۲)

نوٹ:۔ اسی شہزادہ یوز آسف کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں پیر سید نصیر الدین صاحبؒ کی قبر کے پاس ہے۔ (تاریخ کشمیر اعظمی ص۸۲)

یوز آسف کے متعلق یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بن باپ پیدا ہوا تھا۔ نہ یہ لکھا ہے کہ اس کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی یہ الفاظ آئے ہیں کہ اس کو خدا نے انجیل سکھلائی تھی۔ یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ وہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔ جب کہ یہ چاروں باتیں اس میں نہیں پائی جاتیں۔ تو یوز آسف کی قبر کو حضرت مسیح ناصری کی قبر قرار دینا سراسر جھوٹ بولنا ہے۔

حضرت مسیح از روئے لٹریچر مرزائیہ

(۱) حضرت مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔
(۲) حضرت عیسیٰؑ کی ماں کا نام مریم تھا۔
(۳) حضرت مسیح کو انجیل ملی تھی۔
(۴) حضرت مسیح بچپن میں مصر گئے تھے۔
(۵) مصر سے واپس آ کر ناصرہ گئے۔
(۶) حضرت مسیح کے ۱۲ حواری تھے۔
(۷) حضرت مسیح ملک شام کے رہنے والے تھے۔
(۸) حضرت عیسیٰؑ ۳۳ برس میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔
(۹) مسیح کے زخموں کا علاج مرہم عیسیٰ سے کیا گیا۔
(۱۰) حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد عرب، عراق، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان وغیرہ کا سفر کیا۔

شہزادہ یوز آسف

(۱) یوز آسف کا باپ تھا۔
(۲) یوز آسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔
(۳) اس کو انجیل نہ ملی تھی۔
(۴) آپ مصر نہ گئے تھے۔
(۵) آپ ناصرہ نہ گئے تھے۔
(۶) آپ کے ۱۲ حواری نہ تھے۔
(۷) آپ ملک ہند ارض سولابط کے رہنے والے تھے۔
(۸) آپ کے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آیا۔
(۹) آپ کے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آیا۔
(۱۰) آپ کے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آیا۔

قادیانی دلیل نمبر ۵

(۱) مرزا غلام قادیانی نے لکھا ہے کہ:۔

"اور کہ مسیح مختلف ملکوں کی سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا۔ اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سری نگر محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح سے ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز

آسف نام ایک نبی کا جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ [illegible] دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا۔ اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا ہے۔ اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اسی ملک کا وہ باشندہ تھا۔ اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔ بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بعینہٖ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے تھے۔ جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۸)

(۲) کتاب راز حقیقت صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر ہے

"اور یوزآسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر میں آنا جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ تقریباً ۱۹ سو برس سے ہے۔ یہ اس امر کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا ثبوت ہے۔"

(۳) کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۱۴ کے حاشیے پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا۔ جو کسی ملک سے آیا تھا۔ اور شاہزادہ بھی تھا۔ اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گذرا ہے۔"

ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا۔ اور پھر سیاحت ہند۔ باب ششم برہمنوں کی مسیح پر خفگی۔ باب ہفتم میں بت پرستوں کا بت پرستی چھوڑ کر مسیح کے پیرو بننا اور برہمنوں سے مباحثات مذہبی باب ہشتم مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔ باب نہم مسیح کا ۲۹ سالہ عمر میں شام پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔ باب دہم مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کا مسیح کو دکھ دینا۔ باب یازدہم یہودیوں کا حاکم وقت کے پاس فریاد کرنا اور مسیح کو عدالت میں جواب دہی کے لئے مجبور کرنا۔ باب دوازدہم مسیح کے پیچھے جاسوسوں کا پھرنا۔ باب سیزدہم تین سال مختلف ممالک شام کے شہروں میں مسیح کے تبلیغی حالات چہاردہم ۳۳ سالہ عمر میں مسیح کو صلیب دیا جانا اور پھر جی اٹھنا۔ تین دن قبر میں رہنے کا ذکر۔ پھر آسمان پر جانے کا ذکر۔"

بھلا انصاف سے بتاؤ کہ مرزا صاحب کے مذہب و عقیدہ کو اس سے کیا تعلق ہے۔ مرزا صاحب کا مذہب تو یہ ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد یعنی ۳۳ سال کے بعد مسیح نے مشرقی ملکوں کی سیاحت کی مگر اس افسانہ میں لکھا ہے کہ صلیبی واقعہ سے بیس سال پہلے عیسیٰ ہندوستان وغیرہ میں آیا۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب مسیح ہندوستان میں کے صفحہ [illegible] پر لکھا ہے کہ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے۔ [illegible] حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے پہلے ہندوستان کی طرف آئے تھے۔"

قادیانی دلیل نمبر ۴۔ مرزا قادیانی اور اس کی کذب بیانی۔ شہزادہ یوزآسف کے حالات

کتاب اکمال الدین کے حوالے

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی بعض کتابوں مثلاً کتاب البریہ۔ راز حقیقت، ایام الصلح، نور القرآن، ست بچن، کشف الغطاء، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مسیح ہندوستان میں، حقیقۃ الوحی، تحفہ قیصریہ، تذکرۃ الشہادتین، الہدیٰ، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، اعجاز احمدی وغیرہ میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ

"جو سرینگر میں محلہ خانیار میں یوزآسف کے نام سے قبر موجود ہے، وہ درحقیقت بلاشک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے" (راز حقیقت صفحہ ۲۰)

کشمیر اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں

تحریر:- فیاض حسین سجاد

آخری قسط

تیسرا قیاس یہ ہے کہ مقبول شیروانی نام کے ایک نیشنل کانفرنسی سیاست دان نے مجاہدین کے ایک لشکر کی بارہمولا تک رہنمائی کرنے کے بجائے اسے ایسے طویل اور پیچیدہ راستوں پر ڈال دیا کہ وہ دو روز تک غلط اور دشوار گزار گھاٹیوں میں ہی بھٹکتے رہے باقی ماندہ لشکر بارہمولا میں بیٹھا ان کا انتظار کرتا رہا۔ اس طرح سرینگر کی جانب بڑھنے کا انتہائی قیمتی اور فیصلہ کن وقت ہاتھ سے نکل گیا۔ بارہمولا پہنچ کر جب مقبول شیروانی کی غداری کا راز فاش ہوا تو مجاہدین نے اسے بیدریغ تہ تیغ کر ڈالا۔

چوتھی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ہماری مقبوضہ کالم کے علاوہ قادیانیوں کے ایک منظم گروہ نے بھی اس موقع پر مسلمانوں کے ساتھ غداری کو عملی جامہ پہنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ اصلی آزاد کشمیر گورنمنٹ تو ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کے روز قائم ہوئی تھی لیکن پونچھ میں جہاد کا رنگ اور رخ بھانپ کر غلام نبی گلکار نامی ایک کشمیری قادیانی نے ۲ روز قبل ہی ۲۲ اکتوبر کو اپنی صدارت میں آزاد جمہوریہ کشمیر کے قیام کا اعلان کر دیا۔ غالباً یہ اعلان راولپنڈی صدر کے ایک ہوٹل "ڈانز" میں بیٹھ کر کیا گیا۔ اسی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے بیٹھے مسٹر گلکار نے اپنی تیرہ رکنی کابینہ بھی منتخب کر لی جس میں زیادہ تر ایسے افراد پر مشتمل تھی جن کا تعلق قادیانی مذہب سے تھا۔ اس اعلان کے دوران ہی مسٹر گلکار مظفرآباد کی راہ سے سرینگر پہنچ گیا جہاں پر اس کی ملاقات شیخ عبداللہ سے بھی ہوئی۔ اس کے بعد سرینگر میں اس کی حرکات و سکنات عام طور پر پراسرار ہیں تاہم لیکن یاد رکھا جاتا ہے کہ بارہمولا سے سرینگر کی جانب مجاہدین کی پیش قدمی سے قادیانیوں کے اپنے منصوبے خاک میں مل گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ یہ جنت ارضی بلا شرکت غیرے قادیانیوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ پاکستان جانے والی ہے تو انہوں نے بھی ففتھ کالم کا روپ دھار کر اس مکان کو ملیامیٹ کر دیا۔

میرے خیال میں یہ سب اندازے اور قیاس آرائیاں اپنی اپنی جگہ کسی نہ کسی حد تک حقائق پر مبنی ہیں۔ کشمیر کے محاذ سے مجاہدین کی غیر متوقع بے محل اور بے وقت پسپائی ان سب وجوہات کا اجتماعی نتیجہ تھی۔

کشمیر کی جنگ کے بارے میں قدرت اللہ شہاب صفحہ نمبر ۴۱۱ اور ۴۱۲ میں انکشاف کرتے ہیں

ان حرکات و سکنات سے عیاں ہوتا تھا کہ بھارت چھمب پر حملہ کرنے کی بھرپور تیاریاں کر رہا ہے۔ ہندوستان کے ان ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے ہماری افواج نے اکھنور اور نوشہرہ کے درمیان فوجی رسل و رسائل کی سڑک کو کاٹنے اور منادر توی کے مغرب میں خاص طور پر چھمب پر حملہ کرنے کا عزم بالجزم کر لیا لیکن اسے لباس آرزو کو خاک شدہ خدا جانے اس منصوبے کی بھنک ہندوستان کے کان میں پڑ گئی یا اس کا علم یو۔ این کمیشن والوں کو ہو گیا کہ دسمبر کے دوسرے نصف میں کراچی سے اچانک چوہدری غلام عباس اور سردار ابراہیم کو بلاوا آ گیا۔ میں بھی ان کے ہمراہ کراچی گیا۔ وہاں پر وزیر اعظم لیاقت علی خاں کے ہاں ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی جس میں وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں بھی موجود تھے۔ میں خود تو اس میٹنگ میں موجود نہ تھا لیکن بعد ازاں اس کا احوال چوہدری غلام عباس کی زبانی سنا۔ دونوں کشمیری لیڈروں کو حکومت پاکستان کے اس فیصلے سے آگاہ کیا گیا کہ کشمیر میں جنگ بندی کی تجویز مان لی گئی ہے اور سیز فائر کے احکامات یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے نافذ ہو جائیں گے۔ فیصلہ کشمیری لیڈروں سے مشورہ کیے بغیر اور ان کو اعتماد میں لیے بغیر ہی کر لیا گیا۔ غالباً دونوں لیڈر چھمب پر حملے کی تیاریوں سے کسی قدر آگاہ تھے اس لیے چوہدری غلام عباس نے دریافت کیا کہ اس خاص موقع پر جنگ بندی کا فیصلہ تسلیم کرنے میں کون سی خاص وجوہات یا مصلحتیں ہیں؟ اس موضوع پر چوہدری غلام عباس اور چوہدری ظفر اللہ خاں میں خاصی گرما گرم بحث شروع ہو گئی بلکہ تلخ کلامی تک نوبت آ گئی لیکن فیصلہ اپنی جگہ برقرار رہا اور دونوں کشمیری قائدین اپنا سا منہ لے کر کراچی سے واپس آ گئے۔

وہ دن اور آج کا دن یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے مسئلہ کشمیر یو۔ این۔ او کی قدیمی دستاویزوں کے محافظ خانے میں سال بہ سال جمع ہو کر مقفل ہوتا گیا پھر ۱۹۶۶ء میں یہ معاہدہ تاشقند کے تابوت میں ٹھونس دیا گیا۔ چھ برس بعد معاہدہ شملہ نے اس تابوت میں غالباً آخری کیل بھی گاڑ دی۔ اسے آخری کیل کا نام میں نے اس لیے دیا ہے کہ ہندوستان اتنا نازک مزاج ہو گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی مکھی اب اپنی ناک پر بیٹھنے نہیں دیتا۔ اگر ہم کسی بین الاقوامی فورم میں مسئلہ کشمیر کا ذکر تک کر بیٹھیں تو بھارت کو پاکستان کی سرحدوں پر جنگ کے بادل منڈلاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کشمیر کا نام لینا ہندوستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کے مترادف ہو گا۔

صفحہ نمبر ۴۴۳ کے اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ روز اول سے ہی پاکستان کی خارجہ پالیسی قادیانیوں نے غلط خطوط پر استوار کی۔

پاکستان میں ہر سطح پر ایسے افسروں کی کمی نہ تھی جو مغربی تہذیب کے ذہنی غلام تھے۔ سیاسی آزادی نے ان کے دل اور دماغ کو مغرب پرستی کے احساس کمتری سے نجات نہیں دی تھی۔ ان کے قلوب اور اذہان پر غلامی کے دور کی روایات اور اقدار برف کی سلوں کی طرح جمی ہوئی تھیں اور آزادی کی تپش نے ابھی تک انہیں پگھلایا نہ

تھی۔ اعلیٰ سطح کے بیشتر افسر برطانوی عہد کے تربیت یافتہ تھے ان کے کمال کا جوہر چند بندھی ٹکی پالیسیوں پر عمل کرنے سامراجیاتی جمود کو ثبات دینے اور مروجہ روش کو جوں کا توں برقرار رکھنے میں مضمر تھا۔ وہ انگریزی نظام حکومت کی لکیر کے فقیر تھے۔ آزادی کے تقاضوں کو نئی پالیسیوں کے سانچے میں ڈھالنا ان کے بس کا روگ نہ تھا۔ تغیرات کے عمل سے وہ نا آشنا تھے۔ خاص طور پر بین الاقوامی امور کا انہیں کوئی تجربہ نہ تھا۔ ہماری وزارت خارجہ کے بالائی افسر قریباً سب کے سب پرانی آئی۔ سی۔ ایس کے ممبر تھے۔ اس سروس کی روایات کے مطابق وہ برطانیہ اور امریکہ کے خصوصاً اور مغرب کے عموماً والہ و شیفتہ اور ان کے حریفوں کے ان سے بھی بڑھ چڑھ کر حریف تھے۔ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان بذات خود اسی نہج پر چلا تھے۔ اپنے مزاج کی افتاد، پس منظر، رجحانات تعصبات اور ٹریننگ کی وجہ سے یہ سب لوگ پاکستان کی خارجہ پالیسی کو بین الاقوامی تعلقات کے تنے ہوئے رسے پر حقیقت پسندانہ مہارت سے چلانے سے قاصر تھے چنانچہ روس کا دعوت نامہ کھٹائی میں پڑا رہا اور جب امریکہ نے اپنے دعوت نامہ کا دانہ پھینکا تو ہماری وزارت خارجہ اس پر چیل کی طرح جھپٹی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وزیر اعظم روسیوں کی دعوت پر روس کا دورہ کرتے اور امریکیوں کی دعوت موصول ہونے پر امریکہ تشریف لے جاتے

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بارے میں مصنف نے صفحہ نمبر ۸۸۲ میں مزید انکشاف کیا ہے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کی بابت ایک دوسری کتاب جو میری نظر سے گزری ہے وہ جنرل موسیٰ کی تصنیف (MY VERSION) ہے۔ اس کتاب کو پڑھنا نہایت کٹھن اور صبر آزما کوشش ہے۔ اس جنگ کے متعلق عوام الناس کے ذہن میں جو سوالات ہیں۔ یہ کتاب ان میں سے کسی کا بھی کوئی جواب فراہم نہیں کرتی اور کسی نکتے پر کوئی خاص یا نئی روشنی نہیں ڈالتی۔ پاکستان کی بری فوج کے ایک سابق کمانڈر انچیف کے قلم سے اس سے کہیں بہتر تحریر کی توقع رکھنی چاہیئے تھی، خاص طور پر جو اس جنگ کے دوران بری فوج کا سربراہ بھی رہ چکا ہو۔

اس جنگ کے متعلق ان دو کتابوں کے علاوہ عوام اور خواص کے مختلف طبقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیوں کا کوئی شمار نہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ جنگ قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے اس لئے فوج کے ایک نہایت قابل قادیانی افسر میجر جنرل اختر حسین ملک نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لئے ایک پلان تیار کیا جس کا کوڈ نام "جبرالٹر" تھا۔ صاحبان اقتدار کے کئی افراد نے ان کی مدد کی ان میں مسٹر ایم۔ ایم احمد سرفہرست بتائے جاتے ہیں۔ جو خود بھی قادیانی تھے اور عہدے میں بھی پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین ہونے کی حیثیت سے صدر ایوب کے بہت قریب تھے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے بارے میں آغا شورش کاشمیری نے بھی اپنی کتاب "قادیانیوں کے خطرناک عزائم" میں سازش کی نشان دہی کی ہے۔

جناب قدرت اللہ شہاب نے قادیانیوں کی ایک اور من مانی حرکت پر روشنی ڈالی ہے۔ صفحہ نمبر ۳۰۴ میں تحریر کرتے ہیں۔

سیٹو کی طرح سینٹو بھی ایک دوسرا فوجی معاہدہ تھا جو خواہ مخواہ مفت میں ہمارے سر پڑا۔ مرحوم و مغفور ہمارا سیٹو ساؤتھ ایسٹ ایشیا ٹریٹی آرگنائزیشن بھی امریکہ کی رہنمائی میں مغربی مفاد پرستی کا ایک حربہ تھا جو جنوب مشرقی ایشیا میں چین کی ناکہ بندی کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ اس میں ہماری شمولیت بھی نہ پاکستان کے لئے ضروری تھی نہ سود مند تھی۔ اس زمانے میں یہ افواہ بھی گرم تھی کہ ستمبر ۱۹۵۴ء میں جب اس معاہدہ پر غور و خوض کے لئے متعلقہ ممالک کی کانفرنس منیلا میں منعقد ہوئی تو اس میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کو محض آبزرور کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ حکومت پاکستان نے انہیں اس بات کی اجازت نہ دی تھی کہ وہ اس معاہدہ میں پاکستان کی شمولیت تسلیم کر کے آئیں لیکن کسی وجہ سے چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنی صوابدید پر اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے تھے اور اسی طرح کی کسی اور وجہ سے کانفرنس کے شرکاء نے قبل باور کئے بغیر ان کے دستخط قبول بھی کر لئے۔ اگر یہ افواہ واقعی صحیح ہے تو یہی سمجھنا چاہیئے کہ ہمارے پاکستان کو زبردستی ایک ناپسندیدہ اور غیر فانی بین الاقوامی معاہدے میں ٹھونس دیا گیا تھا۔

میں نے صدر ایوب سے درخواست کی کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں وزارت خارجہ اور کابینہ کے ریکارڈ دیکھ کر اس افواہ کی تردید یا تصدیق کر سکوں جو ہر دور میں ایک نیا رنگ لے کر زبان زد خاص و عام ہوتی رہتی ہے انہوں نے بخوشی اجازت دے دی لیکن وزارت خارجہ اور کیبنٹ سیکرٹریٹ والوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا یہ اطلاع صدر مملکت نے کسی سرکاری حوالے کیلئے طلب فرمائی ہے یا میں یہ تفتیش صرف اپنی ذاتی حیثیت سے کر رہا ہوں۔ میں نے سچ سچ تسلیم کر لیا کہ یہ اطلاع صدر ایوب نے کسی سرکاری غرض کے لئے طلب نہیں کی۔ اس پر ان دفاتر کے باصفت افسر دفتری معاملات کو صیغۂ راز میں رکھنے والے بے معنی اور فرسودہ قواعد و ضوابط کی آڑ میں چپ سادھ کر بیٹھ گئے۔

پاکستان میں قادیانیوں کے عمل دخل سے پاکستان کا ہر حکمران پریشان اور مرعوب رہا کیونکہ یہ پاکستان کے معاملات کو اپنے ڈھب پر چلانا چاہتے تھے۔ پاکستان کے غیر مسلم وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے جب اقوام متحدہ میں فلسطین کا مسئلہ پیش کیا تو عرب ممالک کے وزرائے خارجہ نے ان کو مبارکباد دی اور حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کرنے کا کہا تو چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے کہا کہ آپ لوگ ربوہ میں خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کو شکریہ کے ٹیلیگرام دیں اور ان کا شکریہ ادا کریں۔

مصنف کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۰۳ اور ۱۰۰۴ میں انگریزی نبی کے تابعین کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

ہالینڈ میں پہنچ کر محکمہ پروٹوکول کے افسر نے مجھے تنبیہی تذکرہ بتایا کہ اگر ہم سور کے گوشت (پورک، ہیم، بیکن وغیرہ) سے پرہیز کرتے ہیں تو بازار سے بنا بنایا قیمہ خریدنے سے گریز کریں کیونکہ بنے ہوئے قیمے میں اکثر ہر قسم کا ملا جلا گوشت شامل ہوتا ہے اس انتباہ کے بعد ہم لوگ ہالینڈ کے استقبالیوں میں ایک من بھاتا کھاجا قیمے کی گولیاں (MEAT BALLS) کھانے سے اجتناب کرتے تھے۔ ایک روز قصر امن (Peace Palace) میں بین الاقوامی عدالت عالیہ تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خان بھی اس

باقی صفحہ ۱۲ پر

خبریں

اخبارِ ختم نبوت

مکتوب ایبٹ آباد

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سرزمین ایبٹ آباد ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی

ایبٹ آباد (پ ر) ۱۳ مئی نواں شہر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر ایبٹ آباد کی پُرفضا وادی تحفظ و تاج ختم نبوت زندہ باد اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اس عظیم اور فقید المثال اجتماع میں نبی آخر الزمانؐ کے پروانے مرزائیت کے خلاف سراپا احتجاج بنے نظر آرہے تھے، عشق رسولؐ سے بسر شار مجاہدین ختم نبوت کا جوش و خروش قابل دید اور ناقابل تسخیر تھا۔

یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ہزارہ کی تاریخی مسجد جامعہ مسجد الیاسی میں انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ جب کہ اس کانفرنس کی دو نشستیں منعقد کی گئیں۔ پہلی نشست بعد از نماز ظہر اور دوسری نشست بعد از نماز عشاء شروع کی گئی۔ مقررین میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد، مولانا محمد ایوب الہاشمی صاحب، سرپرست اعلیٰ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد، مولانا قاضی محمد نواز خان صاحب سرپرست تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر ضلع ایبٹ آباد، مولانا عبداللہ خالد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ، مولانا ضیاء الدین صاحب، ہری پور، مولانا نور الحق نور صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور، مولانا عبدالمجید صاحب ہزاروی سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہ ہزارہ ڈویژن، مولانا عبدالواحد صاحب، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب مرکزی سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کا خصوصی خطاب شامل تھا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت امیر مرکزیہ کے دعائیہ کلمات سے کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی شروع کی گئی۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج پورے ملک سے مرزائیت کا جنازہ نکالنے کی ابتداء ایبٹ آباد سے کردی گئی ہے۔ اور ہم انشاء اللہ مرزائیت کے بوسیدہ تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کیلئے چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ہم ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی کے لئے سروں پر کفن باندھ کر میدان عمل میں اتر چکے ہیں مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب، امیر انجمن خدام الدین لاہور نے کہا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے ایک کارواں اسی دھرتی سے شاہ اسماعیل شہیدؒ کی قیادت میں کبھی نکلا تھا اللہ رب العزت نے انہیں وہ بلند مقامات عطا کیے کہ جن پر آج ہمیں ناز ہے۔

اسی دھرتی پر آج کا یہ عظیم الشان اجتماع اسی کارواں کی صدائے بازگشت ہے۔ اور بلند و بالا پہاڑوں اور سرسبز و شاداب وادیوں میں گونجنے والی یہ آواز پورے عالم اسلام میں پھیلنے کو ہے۔ اور انشاء اللہ فتنۂ مرزائیت اپنے برے انجام کو پہنچنے والا ہے۔

مولانا عبدالواحد صاحب نے امت محمدیہؐ کی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ حضورؐ گنبد خضراء میں تڑپ رہے ہیں۔ لیکن آج انہیں کوئی صدیقؓ نظر نہیں آرہا۔ کوئی فاروقؓ دکھائی نہیں دے رہا کوئی عثمانؓ نہیں ہے۔ کوئی علیؓ نظر نہیں آرہا۔

اس پر لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور ہر شخص دل کی آنکھ بھی پرنم دکھائی دے رہی تھی۔ اس انتہائی جذباتی عالم میں لبیک اللھم لبیک کے فلک شگاف نعرے اور ایمان پرور نعرے گونجنے لگے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مرزائیت کے آپریشن مکمل اب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی انہوں نے کہا کہ نبی معصوم ہوتا ہے گناہوں سے پاک غلطیوں سے مبرا ہوتا ہے نبی وہ ہوتا ہے جس کے پاس گناہ کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی جبکہ مرزا غلام قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر محمود اپنی کتابوں میں لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتا تھا۔ علامہ اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ جو زانی ہو وہ نبی نہیں ہوتا جو نبی ہوتا ہے وہ گناہ گار نہیں ہوتا۔ جو جھوٹا ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہوتا، اور جو نبی ہوتا ہے وہ حرام خور نہیں ہوتا، انہوں نے فرمایا کہ میرا مولا کریم کرے میں اگر مرزا غلام قادیانی جہنم مکانی کو جھوٹا حرام خور، گناہ گار، بدکار ثابت نہ کردوں تو جو سزا چور کی وہ میری، پوری قادیانی امت کو چیلنج ہے۔

سارے قادیانی اکٹھے ہو جائیں جو مر گئے ہیں انہیں بھی بلا لیں اور جنہوں نے آنا ہے (پیدا ہونا ہے) انہیں بھی ایڈوانس بلالیں تب بھی قادیانی اپنے روحانی پیشوا مرزا غلام قادیانی کو نبی تو کجا ایک شریف آدمی بھی ثابت نہیں کر سکتے۔

اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست بعد از نماز عشاء شروع کی گئی۔ مولانا قاضی محمد نواز خان سرپرست تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر نے اپنے خطاب میں اس موقع پر فرمایا کہ ہماری تنظیم کو قائم کیے ہوئے ابھی صرف سات ماہ گذرے ہیں اتنے قلیل عرصہ میں اتنی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں کی شبانہ روز

محنت و خلوص کا بہترین ثمرہ ہے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ کریم تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر کے اراکین کو اسی خلوص اور جذبہ کے ساتھ نت نئے پروگرام ترتیب دینے کی ہمت عطا فرمائے۔

مولانا ضیاء الدین صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر کے اراکین کو تنظیمی امور پر مکمل گرفت کو خراج تحسین پیش کیا اور اسلام کی سربلندی کیلئے نوجوان نسل کے جذبات کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب تمام لادینی قوتیں اہل اسلام کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

مولانا نور الحق نور صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزائی مبلغین اپنے گرو گھنٹال کو تحفظ ختم نبوت کے کسی ایک بھی مجاہد کے سامنے نبی تو کیا شریف آدمی بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد، ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔

بلاشبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرزائیت کو ننگا بنا کر قادیانی امت کے منہ پر دے مارا ہے۔

حضرت امیر مرکزیہ کی راہنمائی میں سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، مدارس، چوکوں، چوراہوں، پارکوں اور مساجد میں قادیانیت کو ننگِ انسانیت کی طرح ملعون کر چھوڑا ہے۔ یہ مجلس کی شبانہ روز کی محنت کا نتیجہ ہے کہ ختم نبوت کا ہر سپاہی نقلی دلائل اور قرآن و سنت کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کو دجال اور جھوٹا ثابت کر سکتا ہے۔

انہوں نے مالی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں مرزائیوں نے سیدھے سادھے مسلمانوں کو دام فریب میں پھانس کر مرزائی بنایا تھا۔ لیکن الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے امیر مرکزیہ کی ہدایت اور دعاؤں سے مجلس کے مبلغین کی کوششوں اور مساعی سے چالیس ہزار مرزائی دوبارہ دامن مصطفیٰ سے لپٹ گئے۔

مولانا عبدالمجید ہزاروی سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہؓ راولپنڈی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزائیوں کے علاوہ اور بھی کئی فرقے ایسے ہیں جو باطنی طور پر حضورؐ کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے امید کا اظہار کیا کہ اور علامہ حق نواز جھنگوی کی شہادت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کی شہادت سے ہماری منزل ہمارے پاؤں میں آگئی ہے اور انشاء اللہ الرحمٰن وہ دن دور نہیں جب ہم ہر منکر ختم نبوت فرقہ کو مرزائیوں اور کافروں کی صفوں میں لاکھڑا کریں گے۔

کانفرنس کے آخر میں چند قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

(۱) نسیم قادیانی کو فی الفور اقوام متحدہ سے واپس بلایا جائے۔

(۲) فرحت اللہ بابر قادیانی کو وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کے سپیچ رائٹر کے عہدہ سے برطرف کیا جائے۔

(۳) فوج سے تمام قادیانیوں کو نکالا جائے۔

(۴) مولانا احسان احمد دانش پر قاتلانہ حملہ کرنے والے قادیانی مجرموں کو جلد از جلد بے نقاب کر کے کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔

(۵) مولانا حبیب الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد پر گذشتہ برس حملہ والے بدمعاشوں کو سزا دی جائے۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری متعلقہ انتظامیہ پر عائد ہوگی کیونکہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔

(۶) عکاس سرور رائیڈ کیٹ شیزان ایجنسی حویلیاں برائے ضلع ایبٹ آباد سے یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر شیزان کی ایجنسی چھوڑ دے ورنہ تمام تر نقصان کی ذمہ داری خود تم پر عائد ہوگی۔

رات دو بجے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس عظیم الشان ختم نبوت یادگار کانفرنس کا اختتام ہوا۔

رات دو بجے جب عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر مسجد سے باہر نکلا تو رات کے اس پہر میں پہاڑوں کے دامن میں جشن کا سماں معلوم ہو رہا تھا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کو گروہ در گروہ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے بسوں، ویگنوں، موٹر کاروں، موٹر سائیکلوں پر اور پیدل روانہ ہوئے۔

مقامی علماء کرام، ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں اور حساس طبقوں کے مطابق اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے دور رس کے نتائج مرتب ہوں گے۔ اور یہ کہ ہزارہ کی سرزمین پر اتنی بڑی کانفرنس پہلی بار منعقد کی گئی ہے۔

بقیہ: اداریہ

بلوچستان کر لیا جائے تو اس کی آبادی گیارہ لاکھ سے زیادہ علاقے کو تو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں پس اگر جماعت اس طرف پوری توجہ دے تو اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔

کراچی اور اندرون سندھ دہشت گردی قادیانی جماعت کر رہی ہے۔ نوائے وقت کراچی ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء میں ایک بیان شائع ہوا۔ ناظم آباد پولیس نے ہادی مارکیٹ فلور ملز کے پاس دو مشتبہ افراد جن کے نام محمد احمد اور محمد احسن ہے ملزموں کے قبضہ سے ریوالور اور کارتوس برآمد کر لیے:

ان کا تعلق ربوہ (سابقہ قادیانی ہیڈ کوارٹر) پنجاب سے ہے الغرض کراچی کے حالیہ فسادات کی بنیاد قادیانی گروہ ہے

یہ واقعات اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور اس لحاظ سے قادیانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ بقول ڈاکٹر علامہ اقبال یہ قوم و ملت کے غدار ہیں انہیں غدار سمجھ کر معاملہ کرنا چاہیے مگر اس کے باوجود افسوس ہے کہ پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قادیانی فائز ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سرکردہ قادیانیوں کی فہرستیں ذمہ دار حضرات کو بار بار ارسال کی ہیں۔ اس کے باوجود ان کی روز افزوں ریشہ دوانیوں کا نوٹس نہیں لیا جاتا۔ اگر حالت یہی رہی اور ذمہ دار شخصیات یونہی چشم پوشی سے کام لیتے رہے تو پاکستانی عوام ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کے تحریکات کی یاد تازہ کریں گے

با اختیار اداروں کو غور کرنا چاہیے کہ قادیانی گستاخ رسول گروہ ملت و قوم کی دشمن جماعت ہے ملک پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دینے قتل و غارت، خون ریزی و فسادات، منافرت کی فضا بنانے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے شریعت اسلامی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ پاکستان کی بیوروکریسی اور قادیانیوں کی موجودگی ہے انہیں ٹھکانے لگا کر ہی ملک پاکستان کے عوام اپنی مرضی کا نظام لا سکتے ہیں قوم ان انگریز ایجنٹوں اور سامراجی بیوروکریسی کے منافقانہ طرز عمل سے تنگ آ چکی ہے

اگر یہی حالت رہی تو پھر ممکن ہے کہ قوم ایسی بیوروکریسی کے خلاف مذاکرات اور قراردادوں کی راہ چھوڑ کر راست اقدام پر مجبور ہو جائے اور قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے کھینچ کھینچ کر بحر مردار میں غرق کر دیں یہ اس لئے کہ جیالوں میں اب بھی مولانا سید شکور لکھنوی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا خون گردش کر رہا ہے۔

- - - - - - - - - -

المختصر شریعت بل سے ایک روشن مستقبل کی توقع ہے

ہمارے قارئین کے یہ بیانات بھی قابل صد احترام ہیں کہ شریعت بل کو ناکام مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے بل کی حامی جماعتوں میں ہم آہنگی ضروری ہے لہٰذا تمام اسلامی جماعتوں کو اس مسئلہ میں یک زبان ہونا چاہیئے اور شریعت بل کو قوم کی متفقہ آواز سمجھا جائے

قادیانیوں کا سیمینار اور مشاعرہ

کس طرح ناکام ہو گیا

مغربی جرمنی کی ایک اہم رپورٹ

گزشتہ دنوں مرزائیوں نے ایک سیمینار اور مشاعرہ مورخہ ۱۲ رمئی ۹۰ء کا ایک اشتہار برادران اسلام میں تقسیم کیا بعض احباب نے ہماری توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ منتظمین کی اکثریت فتنہ قادیان سے ہے تحقیق کرنے پر یہ خبر درست ثابت ہوئی چنانچہ فوری طور پر فرینکفرٹ کے مسلمانوں کو اس سازش سے آگاہ کرنے کے لئے دینی حلقے متحرک ہو گئے اور پاکستانی مسجد "پاک دارالاسلام" اور "پاک محمدی مسجد" کی انتظامیہ اور اراکین کا مشترکہ اجلاس مورخہ ۲ مئی ۹۰ء کو مسجد پاک دارالاسلام میں منعقد ہوا اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد دونوں مساجد کے خطیب اور انتظامیہ کے چیدہ چیدہ ارکان نے خطاب کیا مقررین نے اپنی تحقیقات کے مطابق شرکاء اجلاس کو بتایا کہ سیمینار اور مشاعرہ کی انتظامیہ کمیٹی آٹھ افراد پر مشتمل ہے جس میں سے صرف دو افراد شہزاد عالم صدیقی اور شیخ منظور الحسن مسلمان ہیں جب کہ باقی چھ ارکان مرزائی ہیں اسی طرح مقررین اور شرکاء میں مرزائی افراد مدعو کئے گئے ہیں۔

مقررین نے کہا کہ یہ مرزائیوں کی ایک سیاسی چال ہے انہوں نے دو مسلمان افراد کو انتظامیہ میں شامل کر کے اور جناب الطاف گوہر اور جناب جمیل الدین عالی جناب افتخار عارف اور جناب شوکت صدیقی کو مدعو کر کے جرمن گورنمنٹ اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان اور مرزائی میں کوئی فرق نہیں ہے یہ ایک ہی مذہب اور ایک سے تعلق رکھتے ہیں جہاں انہوں نے گورنمنٹ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی وہاں در پردہ منصوبہ مرزائیوں کی یہ کوشش تھی کہ اگر جرمنی میں بسنے والے مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا تو ہم (مرزائی) جرمن گورنمنٹ کے سامنے مگرمچھ کے آنسو بہانے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ پاکستانی مسلمان یہاں یورپ میں بھی چین لینے نہیں دیتے تو پاکستان میں ہم پر کس قدر مظالم ہوتے ہوں گے اور اگر ہمارا یہ فنکشن کامیاب ہو گیا تو یہ جواز پیدا ہو جائے گا کہ قادیانیت اسلام ہی کا ایک مکتبہ ہے اور محض علماء اسلام نے مسلمانوں اور مرزائیوں میں تفرقہ ڈال رکھا ہے

چنانچہ دونوں مساجد کی انتظامیہ اور اراکین نے فوری طور پر دشمنان اسلام کے خلاف متحد ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کے حصول کے لئے دونوں مساجد کی انتظامیہ کے منتخب افراد پر مشتمل "تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی" کا اعلان کیا گیا ایکشن کمیٹی نے اس سازش سے نمٹنے کے لئے فوری طور پر اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا اور ابتدائی طور پر مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

نمبر۱۔ تمام مسلمانوں کی طرف سے مذکورہ سیمینار و مشاعرے کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے گا۔

نمبر۲۔ فرینکفرٹ سے دور دراز بسنے والے پاکستانی مسلمانوں تک یہ اطلاع پہنچانے کے لئے کہ پروگرام قادیانی گروہ کی سازش ہے کثیر تعداد میں پمفلٹ شائع کئے گئے اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس سازش سے آگاہ کیا گیا۔

نمبر۳۔ ایکشن کمیٹی کی طرف سے شہزاد عالم صدیقی اور شیخ منظور الحسن سے رابطہ قائم کر کے پروگرام سے دستبرداری کے لئے کہا جائے گا۔

نمبر۴۔ مسلمان مدعوئین سے لندن اور پاکستان میں رابطہ کر کے اس سازش سے آگاہ کیا جائے گا۔ اور انہیں پروگرام میں عدم شرکت کی درخواست کی جائے گی

نمبر۵۔ بہر صورت اگر پروگرام منعقد ہوا تو اس کے لئے مظاہرہ کیلئے پکٹنگ اجازت حاصل کی جائے گی۔

نمبر۶۔ اس تمام کارروائی کی اطلاع ایمبیسی آف پاکستان کو دی جائے گی۔

نمبر۷۔ بائیکاٹ کا اشتہار اخبار جنگ لندن میں شائع کروانے کے لئے ارسال کیا جائے گا۔

ایکشن کمیٹی کا دوسرا اجلاس پاک محمدی مسجد میں ۸ مئی ۹۰ء بروز پیر شام ساڑھے سات بجے منعقد ہوا جس میں جناب شہزاد عالم صدیقی جناب منظور شیخ جناب طفیل خلیق جناب شریف حسین صاحب نے بھی شرکت کی جناب شہزاد عالم صدیقی اور ان کے رفقاء نے حقیقت حال معلوم ہونے پر مذکورہ پروگرام سے دستبرداری اور اپنے مسلمان بھائیوں کا بھرپور ساتھ دینے کا اعلان کیا چنانچہ ایکشن کمیٹی اور شہزاد عالم صدیقی صاحب نے مسلمان شعراء اور ادباء سے رابطہ قائم کر کے پروگرام میں عدم شرکت کی درخواست کی گئی اسی دوران جناب جمیل الدین عالی صاحب اور کچھ دوسرے شعراء فرینکفرٹ تشریف لا چکے تھے اس لئے انہوں نے ایکشن کمیٹی کی ترغیب پر پروگرام میں شرکت نہ کر کے نہ صرف جذبہ ایمانی کا ثبوت دیا بلکہ جرمنی میں بسنے والے مسلمانوں کے دل جیت لئے اسی طرح لندن سے جناب الطاف گوہر جناب افتخار عارف جناب شوکت صدیقی صاحب و دیگر اکابرین نے پروگرام میں عدم شرکت کی یقین دہانی کرائی اس مقصد کے حصول کے لئے ایکشن کمیٹی کے پے در پے متعدد اجلاس منعقد ہوئے اور ہونے والی تمام پیش رفت کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

ایمبیسی آف پاکستان نے حقیقت حال واضح ہونے پر مکمل تعاون کا یقین دلایا اس دوران میں نماز جمعہ کے اجتماعات پر خطباء حضرات نے مسلمانوں پر حقیقت حال واضح کی اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے حق کو فتح اور باطل کو شکست دی پروگرام کے مطابق کسی بھی مسلمان شاعر و دانشور نے شرکت نہ کی اور سامعین کی تعداد نا گفتہ بہ رہی بعض مخصوص قادیانی اس طرح

خالصتاً پیسہ اور صرف مرزائیوں کی محفل ثابت ہوئی لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ بیان کرنے پر مجبور ہیں کہ اخبار جنگ لندن نے قیمتاً ہمارا بائیکاٹ کا اشتہار شائع کرنے سے انکار کر دیا کیا اخبار جنگ لندن پر کسی مرزائی کا تسلط ہے جنگ لندن کی اس مرزائی نوازی پالیسی پر تمام مسلمان برادری خصوصاً مغربی جرمنی کے مسلمان سخت احتجاج کرتے ہیں اور وضاحت چاہتے ہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ اس سلسلہ کی ایک ٹیلکس بنام جناب میر خلیل الرحمٰن ایڈیٹر اخبار جنگ کراچی پاکستان فوری طور پر روانہ کر دی گئی تھی تاحال جواب سے محروم ہیں کیا جرمنی میں بسنے والے پاکستانی مسلمان اتنا حق نہیں رکھتے کہ قومی اخبار کا ہونے کا دعویٰ کرنے والے روزنامہ میں قیمتاً اپنا اشتہار شائع کروا سکیں یا یہ سمجھ لیا جائے کہ اس کے پیچھے دشمنان اسلام کی سازش ہے

تاہم تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی تمام مسلمان بھائیوں کے تعاون کی بے حد ممنون ہے خصوصاً جناب الطاف گوہر، جناب افتخار عارف جناب شوکت صدیقی جناب جمیل الدین عالی اور دیگر شعراء اور دانشور ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ اس سلسلہ میں جو تعاون جناب شہزاد عالم صدیقی جناب مظفر الحسن شیخ کی طرف سے کیا گیا اس کے لئے ایکشن کمیٹی ان حضرات کی شکر گزار ہے اور امید کرتی ہے کہ آئندہ بھی کفر و باطل کے اس معرکہ میں حق کا ساتھ دیا جاتا رہے گا۔ یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مسلمان بھائیوں کے تعاون سے فتنہ قادیانیت کی بری طرح شکست ہوئی گیوں ہزاروں کی متوقع تعداد میں سے تقریباً ڈھائی فیصد کی شرکت ان کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے بلکہ بعض مرتدین نے خوف کی وجہ سے گھر سے باہر بھی نکلنے کی جرأت نہ کی

برادران اسلام سرزمین جرمنی کا یہ واقع فتنہ قادیانیت کے خلاف پہلا وار تھا اب تمام مسلمانوں نے یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے باطل عزائم کو زمین بوس کر دیا ہے تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی ماہ رواں کے آخر میں اپنے اجلاس میں اپنے آئندہ لائحہ عمل واضح کرے گی اس کے لئے ہم خدا کے حضور کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔

گزشتہ دنوں قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں ایک اشتہار بعنوان "تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک" فرانکفرٹ کی مساجد اور جرمنی میں مقیم مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا دیار غیر میں بسنے والے پاکستانی ۱۲ مئی کو ہونے والے اس سیمینار اور مشاعرہ کے انعقاد پر بہت خوش تھے۔ چنانچہ فرانکفرٹ میں مقیم مسلمان پاکستانی بھائیوں نے مذکورہ پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے آپس میں رابطہ قائم کیا تو عقدہ کھلا کہ اس سیمینار اور مشاعرہ کے منتظمین میں سے اکثر لوگوں کا تعلق قادیانی گروہ سے ہے۔ چنانچہ اس خبر کی تصدیق کیلئے مختلف ذرائع سے جو معلومات اکٹھی کی گئیں ان کی روشنی میں یہ راز منکشف ہوا کہ یہ سیمینار مرتدوں کی سازش ہے۔ اس سے نمٹنے کیلئے دونوں مسجدوں نے مل کر اس کام کو روکنے کا بیڑا اٹھایا اور مورخہ ۹۰-۵-۶ بروز اتوار بوقت سہ پہر ۲ بجے دونوں مساجد کا باہمی اجلاس مسجد پاک دارالاسلام میں منعقد ہوا جلسے کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے ہوئی جلسہ میں دونوں مساجد کی انتظامیہ کے علاوہ آئمہ صاحبان اور کثیر تعداد میں غلامان مصطفیٰ نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد پاک محمدی مسجد کے خطیب، ممتاز عالم دین اور نمائندہ ختم نبوت قاری مشتاق الرحمٰن صاحب نے قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کیا کہ قادیانیت کا فتنہ شرعی احکام کی رو سے عیسائیت اور یہودیت سے کہیں زیادہ بدتر ہے۔ کیونکہ یہ لوگ خود کو مسلمان اور پوری امت محمدیہ کو (نعوذ باللہ) کافر قرار دیتے ہیں، مزید برآں مذکورہ مرتدین نے ہمیشہ پاکستان، قائداعظم اور دیگر علماء اسلام کی مخالفت اور ان کی شان میں گستاخی کرتے رہے قاری صاحب نے دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی نے اپنی تصنیفات میں خود کو معاذ اللہ کبھی مہدی موعود کبھی مسیح موعود، کبھی رسول اللہ کبھی خدا کا بیٹا اور نہ جانے کیا کیا بکواس کی ہے۔ جناب مولانا صاحب نے مزید کہا کہ شرعی اعتبار سے ان لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا لین دین کرنا بالکل جائز نہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ تمام مسلمانوں کو اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر جذبہ ایمانی کی روشنی میں اس پہلو پر سوچنا چاہئے۔

مسجد پاک دارالاسلام کی جانب سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے قاری و حافظ عزیز الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ صرف پاکستان اور اسلام بلکہ تمام امت محمدیہ کے دشمن ہیں۔ اگر ہم سب مسلمان بھائی باہم متحد ہو کر اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے عملی اقدام کریں اور آپس کی باہمی رنجشوں کو بھلا کر اتفاق اور اتحاد کی ایسی مثال قائم کریں کہ ان کی تمام شیطانی چالیں نیست و نابود ہو کر رہ جائیں۔ حافظ فاروق محمود کیانی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ فتنہ مرزائیت کی طرف سے ہر سال لوگوں کو بہکانے کیلئے کوئی نہ کوئی پالیسی بنائی جاتی ہے۔ یہ سیمینار بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے تاکہ یہ اپنے نئے انداز میں مسلمانوں کی صفوں میں اپنے لئے جگہ بنا سکیں پیدا کر سکیں انہوں نے صحابہ کرام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام نے بغرض تحفظ ناموس رسالت کی خاطر اپنے تن من دھن کی قربانی پیش کی اور آج بھی اسی جذبہ ایمانی کی ضرورت ہے اور زیادہ سے زیادہ عملی اقدامات کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ اس کے علاوہ دیگر جناب قاضی لطیف صاحب، ڈاکٹر عقیق صاحب، شفیق الرحمٰن صاحب، مرزا اسد صاحب، راجہ امجد صاحب، راشد غوری صاحب، تبسم صاحب، شاہد علی صاحب، چاچا میر راشد صاحب، لطیف الرحمٰن صاحب اور رفیع الزمان صاحب نے پرجوش انداز میں یقین دلایا کہ ہم ان کے خلاف ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں چنانچہ اجلاس نے متفقہ طور پر قادیانی پروگرام تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔

کشمیر میں ختم نبوت یوتھ فورس کے قیام کیلئے ممتاز اعوان کو دورے کی دعوت

لاہور (پ ر) آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے ایک وفد نے دفتر ختم نبوت لاہور میں ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے بانی و مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان سے ملاقات کی اور انہیں کشمیر میں فتنہ قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور اس کے سدباب کے لئے انہیں دعوت دی کہ وہ آزاد کشمیر میں ختم نبوت یوتھ فورس کے قیام کے لئے تنظیمی دورہ کریں اور یوتھ فورس کے یونٹ قائم کریں۔ اور وہ ان سے ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ تاہم محمد ممتاز اعوان نے ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی دیگر تنظیمی مصروفیات سے وقت نکال کر کشمیر کا دورہ کریں گے اور ان کے ہمراہ

سینٹرل کمیٹی کے رکن ایم فضل کریم یاسر بھی ہوں گے تاہم دورہ کا پروگرام طے ہونے کے بعد اطلاع کردی جائے گی۔

صاحبزادہ پیر سلمان منیر کی لاہور آمد

لاہور۔ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر (کوٹلی) گذشتہ دنوں تنظیمی دورہ کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے اور انہوں نے یہاں دیگر مصروفیات کے علاوہ ختم نبوت یوتھ فورس کے مرکزی رہنما محمد ممتاز اعوان، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی اور صوبہ پنجاب یوتھ فورس کے رہنما ایم فضل کریم یاسر، حافظ افتخار احمد، فخر عبد الصبور اعوان یوتھ فورس لاہور کے صدر چوہدری خادم حسین سے تفصیلی ملاقات کی اور تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا اور دفتر ختم نبوت میں محمد ممتاز اعوان کیطرف سے دیے گئے ایک استقبالیہ تقریب سے بھی خطاب کیا۔ جہاں مقامی یوتھ فورس کے کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی بعد ازاں صاحبزادہ پیر سلمان منیر سمبڑیال سیالکوٹ روانہ ہو گئے۔

○

منڈی بہاؤالدین میں قادیانیت کا تعاقب

رپورٹ: محمد امین قادری

منڈی بہاؤالدین پاکستان کا ایک خوبصورت شہر ہے۔ اس شہر کو مذہبی لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہر مذہبی تحریک میں اس شہر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے منڈی بہاؤالدین میں قادیانیوں کے چھ سات گھرانے تھے جن میں سے دو گھرانے مسلمان ہو چکے ہیں۔ آج سے ۴۰ سال پہلے مشہور قادیانی شاہ نواز نے شاہ تاج شوگر ملز منڈی شہر سے دو میل کے فاصلے پر لگائی۔ شروع میں یہ لوگ کو قادیانیت کی تبلیغ کرتے تھے لیکن الحمد اللہ کسی کو بھی قادیانی نہ بنا سکے۔ ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریک میں اس شہر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شاہ تاج شوگر ملز کے کسی قادیانی کو منڈی شہر میں آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ شاہ تاج شوگر ملز لگنے کے بعد بہت سے قادیانی خاندان یہاں آکر آباد ہو گئے تھے انہوں نے اپنے اثر و رسوخ اور دولت کے بل بوتے پر اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ شوگر ملز کے اندر اپنا لٹریچر تقسیم کرتے جگہ جگہ اپنے رسالے رکھ دیتے تاکہ مسلمان پڑھیں۔

۱۹۸۴ء میں جب صدر ضیاء الحق شہید نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا تو یہاں کے قادیانیوں نے شوگر ملز کالونی میں اپنے گھروں کے بیرونی دروازوں پر کلمہ طیبہ کے سٹکر لگائے۔ اس پر اکرام اللہ خان جو کہ مل ہذا میں ملازم تھے۔ انہوں نے سٹکر لگانے والے ۱۷ قادیانیوں کے خلاف ۲۹۸۔سی کے تحت کیس درج کروایا کافی بھاگ دوڑ کے بعد جناب نعیم الحق چشتی صاحب مجسٹریٹ نے چھاپہ مار کر قادیانیوں کے گھروں سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا۔ اب یہ کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ اس کے بعد کسی قادیانی کو جرأت نہ ہوئی کہ دوبارہ اپنے گھر پر کلمہ طیبہ لگا کر کلمہ کی بے حرمتی کرے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے۔ اس موقع پر پہلی بار شاہ تاج شوگر ملز کا ایک قادیانی مرتد فضل احمد جیل گیا اور قادیانی اپنی دولت اور اثر و رسوخ کے باوجود اپنے آپ کو جیل جانے سے نہ بچا سکے۔ اب شوگر مل میں یہ حال تھا کہ جہاں قادیانی رسالے ہوتے تھے وہاں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ہوتا تھا۔ ہر آدمی ختم نبوت کا لٹریچر پڑھ رہا گیا۔ قادیانیوں کے گھروں میں ختم نبوت کا لٹریچر پہنچایا۔ ان حالات میں قادیانی بوکھلا کر رہ گئے۔ انہوں نے مجاہد ختم نبوت اکرام اللہ خان کو ملازمت سے برطرف کر دیا اور کچھ عرصہ بعد ایک اور ملازم صادق حسین کو بھی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا جن کی ملازمت کے کیس عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کو شہر کے تمام علماء کی سرپرستی حاصل ہے۔ خصوصاً خطیب شہر حضرت مولانا قاضی منظور الحق صاحب، ایم، اے خطیب اسلام، ملک کے نامور مقرر مولانا مفتی عبد الواحد صاحب خطیب جامعہ مسجد نور، اسلام کے نامور اور بین الاقوامی مبلغ، حضرت مولانا علامہ عنایت اللہ گجراتی، مجاہد جہاد افغانستان عالم باعمل حافظ نذیر احمد صاحب، مولانا حکیم محمد شریف صاحب فاضل دیوبند، علامہ غلام حسن صاحب سنی حنفی، مولانا حافظ ارشاد اللہ صدیقی مہتمم جامعہ نور الہدیٰ، مقرر شعلہ بیان قاری محمد خلیل صاحب خطیب جامعہ مسجد بلدیہ، مولانا محمد یوسف خطیب مسجد توحید گنج اور مولانا قاضی محمد رمضان صاحب۔ مولانا قاری اشرف علی قریشی صاحب، قاری اشرف علی گوندل صاحب، مولانا سید لال شاہ صاحب حافظ نذیر احمد صاحب، مولانا عبد القادر افغانی صاحب۔ کی خدمات قابل فخر ہیں اور دیگر علماء کرام بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں علماء کرام کا جذبہ قابل فخر ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر جناب حاجی ایم، رشید خواجہ صاحب ہیں، جن کی سارا شہر عزت کرتا ہے اور شہر کی خواجہ برادری کے سرکردہ ہیں۔ آپ شہر کی مرکزی مسجد کی کمیٹی کے صدر ہیں اور عیدگاہ کمیٹی کے صدر بھی ہیں ہر وقت دینی کاموں میں مصروف رہتے ہیں، ذاتی کام پر دینی کام کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ آپ اب بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن جذبہ نوجوانوں سے بھی زیادہ ہے۔ آپ کی عمر اب اس سٹیج پر ہے جہاں لوگ آرام کرتے ہیں لیکن آپ نے اپنی زندگی ختم نبوت کیلئے وقف کر رکھی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو شہر کے نوجوانوں کی بھی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ہر موقعہ پر نوجوان بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور عزم کر رکھا ہے کہ ختم نبوت کیلئے اپنی جان بھی پیش کر دیں گے خصوصاً ملک سرفراز طاہر، ملک مظہر محمود، ملک محمد اشتیاق، صفدر عباس باجوہ، محمد امین محمد رشید ہاشمی، محمد اشفاق انصاری، محمد ایوب مجاہد، میاں محمد مشتاق جو کہ اب سعودی عرب گئے ہوئے ہیں۔ محمد اقبال انصاری، صادق حسین، مظہر اقبال طوری، حافظ محمد طیب وکلاء حضرات بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں خصوصاً سید ریاض احمد شیرازی، حاجی عبد الغفار گوندل، چوہدری احمد یونس، چوہدری نذیر احمد، راجہ محمد اکرام، اور راجہ ارشد نواز منڈی بہاؤالدین کی موجودہ سول انتظامیہ مجلس سے بھرپور تعاون کرتی ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر جناب سلیم شیر افگن کیانی، سٹی مجسٹریٹ جناب راؤ غلام حسین صاحب، ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جناب آصف علی قریشی صاحب، ڈی ایس پی جناب سید ذوالفقار حسین شاہ صاحب، جناب عبد الستار صاحب

مجسٹریٹ ملکوال کا کردار قابلِ تحسین ہے انتظامیہ نے ہر موقعہ پر بغیر پریشر اور دباؤ میں آئے بغیر مناسب فیصلے کیے ہیں ضلع کے ڈپٹی کمشنر جناب رانا شوکت علی اور ایس پی شمس الحسن مرزا نے ہر موقعہ پر مجلس کی مطالبوں پر مناسب احکامات جاری کیے ہیں۔ جناب نعیم الحق چشتی صاحب مجسٹریٹ اور چوہدری انور عنبر مجسٹریٹ جوکہ یہاں سے جا چکے ہیں ان کا کردار بھی قابلِ داد ہے اس طرح جناب خان زمان ملک اسسٹنٹ کمشنر کے حکم پر جناب انور عنبر مجسٹریٹ نے شاہ تاج شوگر مل کے پہلے قادیانی کو جیل بھیجا۔ حالانکہ ان کو بھاری رشوت پیش کی گئی، اعلیٰ افسران نے دباؤ ڈالا لیکن انہوں نے انصاف کے مطابق فیصلہ کیا اور قادیانی کو جیل بھیج دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے علاقہ کی سرپرستی میں چند اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

(۱) منڈی بہاؤالدین کے قریب چک ۱۷ ملکوال میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جھگڑا ہوا مجلس نے مسلمانوں کی بھرپور مدد کی، وہاں قادیانیوں کا قبرستان الگ ہوا قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ ہوا، ۳۰ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ختم نبوت پر لٹریچر تقسیم کیا۔

(۲) منڈی بہاؤالدین کے مشہور قادیانی خاندان نے اسلام قبول کر لیا ہے جن کی تعداد ۱۱ ہے۔

(۳) موضع مرالہ میں قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی طرز پر بنانے سے روک دیا گیا قادیانیوں نے لکھ کر دیا کہ اب مسجد کی طرز پر نہ بنائیں گے اور اس کا نام والذکر رکھیں گے۔

(۴) ایک قادیانی احمد دین پر ۲۹۸ کے تحت پرچہ درج ہوا جو چند دن جیل میں رہا اب کیس عدالت میں زیر [illegible]

(۵) ایک قادیانی نے اپنے بھائی کی قبر پر کتبہ لگا رکھا تھا۔ جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ تین قادیانیوں پر پرچہ درج ہوا وہ جیل گئے کتبہ پولیس اتار کر لے گئی۔ پورے ملک میں اپنی نوعیت کا یہ واحد کیس ہے۔

(۶) شاہ تاج شوگر مل میں واقع قادیانی گاہ کے اندر سے محراب کے اوپر سے کلمہ طیبہ اتار کر محفوظ کر لیا گیا۔ یہ بھی ملک میں اپنی نوعیت کا واحد کیس ہے۔

(۷) موضع مرالہ میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ میں مسجد مکتب سکول منظور کرایا جوکہ مجلس کو پتہ چلنے پر سکول رکوا دیا اور سکول قائم نہ ہوا۔

(۸) شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانیوں نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو مرزا قادیانی کا صد سالہ جشن منایا جس پر مجلس کی شکایت پر شوگر مل کے جنرل منیجر فاروق احمد قادیانی، امیر محمود احمد اور پی آر او مشتاق احمد کے خلاف پرچہ درج ہوا تینوں قادیانی جیل گئے۔ کیس ابھی تک عدالت میں ہے

(۹) منڈی بہاؤالدین میں ایک مجسٹریٹ پرویز اختر ڈار آیا جوکہ قادیانی نواز تھا اس کے خلاف علماء کی سرپرستی میں مجلس پنڈانے جلوس نکالا اور بھرپور احتجاج کیا جس پر اس کا فوری طور پر تبادلہ کر دیا گیا۔

(۱۰) شاہ تاج شوگر مل کی کالونی میں مقیم مسلمانوں کی کثیر تعداد کے لئے کوئی عبادت گاہ نہ تھی جبکہ قادیانی جن کی تعداد تھوڑی سی ہے انہوں نے کالونی کی مغربی دیوار کے ساتھ کالونی کے باہر مرزائیہ بنایا ہے جس کی کالونی کی دیوار توڑ کر راستہ دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے مطالبہ پر قادیانیوں نے کہا کہ تم بھی اسی طرح مسجد کالونی کے باہر بنالو اور ہم راستہ دے دیں گے۔ لیکن جب مسلمانوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے عالی شان مسجد ختم نبوت تعمیر کر لی ہے، اب قادیانی اپنی بات سے بدل گئے ہیں اور راستہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ کالونی کے مسلمانوں نے اسسٹنٹ کمشنر منڈی بہاؤالدین سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں راستہ لے کر دیا جائے اس سلسلے میں سٹی مجسٹریٹ جناب راؤ غلام حسین بات چیت کر رہے ہیں۔ علاقے کے مسلمانوں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ہر حال میں مسجد کا راستہ لیں گے۔ چاہے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑے۔

(۱۱) شاہ تاج شوگر مل کے قادیانی جنرل منیجر نے مسلمانوں کو افطار پارٹی دینے کے لئے دعوت نامے چھپوائے جن کے اوپر بسم اللہ لکھا ہوا تھا ان دعوت ناموں کو ایک قادیانی افسر کریم الدین نے تقسیم کیا۔ مجلس کی کوششوں سے قادیانی افطار پارٹی نہ دے سکے اور دونوں قادیانی افسروں کے خلاف ت۔ ۲۹۸ کے تحت تھانہ صدر منڈی بہاؤالدین میں پرچہ درج ہو چکا ہے۔

ان تمام واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ منڈی بہاؤالدین کی مقامی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے جذبات کے عین مطابق خدمات انجام دے رہی ہے۔

بقیہ: صنف نازک کے لئے

تلاش تھی ان کی قوم کے کچھ لوگ حج کے لئے گئے تو زید کو مکہ میں دیکھ کر پہچان گئے، انہیں لوگوں کے ذریعہ ان کے باپ کو خبر ملی تو زید کے باپ اور ان کے چچا کعب کچھ فدیہ لے کر مکہ آئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات کیں پتہ چلا اس وقت آپ مسجد میں ہیں، وہ دونوں مسجد میں آپ کے پاس گئے اور کہا، "اے اپنی قوم کے سردار عبدالمطلب کے بیٹے آپ حرم کے محافظ و نگہبان ہیں حرم کے رہنے والے ہیں مظلوموں کو امن و پناہ دیتے ہیں، قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں ہم آپ کے پاس اپنے بیٹے کے لئے آئے ہیں لہٰذا آپ اسے کچھ فدیہ لیکر ہمارے سپرد کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا، وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، زید بن حارثہ، آپ نے فرمایا، انہیں بلا کر پوچھ لیا اگر تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں تو جائیں، فدیہ کی مجھے حاجت نہیں چچا بھی اور اگر جانا چاہیں گے تو میں انہیں کسی طرح نہ جانے دوں گا خواہ تم کتنا ہی فدیہ دو، چنانچہ زید کو بلایا گیا۔ حضور نے پوچھا انہیں پہچانتے ہو؟ زید نے کہا، ہاں یہ میرے باپ ہیں اور میرے چچا ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم میرے پاس رہو گے یا ان کے ساتھ جاؤ گے؟ زید نے جواب دیا، حضور میں نے آپ کو چن لیا آپ میرے ماں باپ ہیں اور آپ ہی میرے چچا، زید کا یہ جواب سنکر دونوں بول اٹھے زید تمہاری عقل کہاں چلی گئی؟ تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہے ہو اور باپ، ماں اور خاندان والوں کو بھی بھول گئے۔ زید نے کہا میں نے اس شخص (ﷺ) کے اندر ایسی چیزیں دیکھی ہیں کہ اس پر کسی کو کبھی ترجیح نہیں دے سکتا۔ حضور نے زید کے اس جذبۂ محبت کو دیکھا اور کہا تم گواہ رہو کہ زید اب میرا بیٹا ہے

جاری ہے

نئی کارمینا
نظام ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر
نئی کارمینا
NEO Carmina
انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظام ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جُزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔
پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا
کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔
نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔
بچوں بڑوں سب کے لیے مفید
نئی کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیے
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
تحقیق روحِ تخلیق ہے
Adarts
CAR- 4.88

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: حسین محمود قریشی

غیر مسلم سے مدرسہ کے لئے چندہ لینا بے غیرتی ہے

سوال:۔ غیر مسلم مرزائی سے مدرسہ یا مسجد کے لئے چندہ لینا کیسا ہے؟

جواب:۔ بے غیرتی ہے۔

(ب) زید نے اپنی منکوحہ کی ساس سے مجامعت کی کیا زید کا نکاح اب دوبارہ اپنی منکوحہ سے ہو سکتا ہے۔ اور کون سی طلاق ہو گی

ج:۔ بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ کسی بھی صورت میں اس کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔

قادیانی شادی میں شرکت کا حکم

عالمگیر خان۔ ایبٹ آباد

س:۔ کئی سال قبل ایک شادی میں شرکت کی تھی کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ ماں باپ اور چند اعزہ کی ملی بھگت سے وہ شادی غیر مسلم یعنی قادیانی سے کی گئی ہے اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس شادی میں جو لوگ نا واقفیت شریک ہوئے ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اس لڑکی سے جو اولاد پیدا ہو رہی ہے اس کو کیا کہا جائے گا۔

ج:۔ (۱) جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا علم نہیں تھا۔ وہ تو گنہگار نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے

(۲) اور جن لوگوں کو علم تھا کہ لڑکی قادیانی ہے۔ اور ان کو قادیانیوں کے عقائد کا علم نہیں تھا اس لئے ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوئے وہ گنہگار ہیں ان کو توبہ کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے۔

(۳) اور جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا علم تھا اور ان کے عقائد کا بھی علم تھا اور وہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے مگر یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی گنہگار ہیں۔ ان کو توبہ کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے

(۴) اور جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا بھی علم تھا۔ اور ان کے عقائد بھی معلوم تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے قادیانیوں کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس شادی میں شرکت کی وہ ایمان سے خارج ہو گئے ان پر تجدید ایمان اور توبہ کے بعد تجدید نکاح لازم ہے۔

قادیانیوں کا حکم مرتد کا ہے۔ مرتد مرد یا عورت کا کسی سے نکاح نہیں ہوتا۔ اس لئے اس قادیانی لڑکی سے جو اولاد ہو گی وہ ولد الحرام شمار ہو گی۔

نوٹ: ان مسائل کی تحقیق میرے رسائل قادیانی جنازہ، قادیانی مردہ اور قادیانی ذبیحہ میں دیکھ لی جائے

قلی کو زیادہ پیسے دیکر

سیٹ لینا رشوت ہے!

عبد الغنی طارق — رحیم یار خان

س:۔ بسا اوقات عموماً اچانک سفر ہوتا ہے۔ موقع پر بکنگ نہیں ہوتی۔ بلکہ قلی یا گارڈ انچارج کو زیادہ پیسے دے کر سیٹ وغیرہ مل جاتی ہے۔ کیونکہ سفر لمبا ہوتا ہے۔ سیٹ کے بغیر کام مشکل ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب:۔ یہ رشوت کی ایک قسم ہے۔

گڑیا کے بارے میں حکم

سوال:۔ پلاسٹک کے کھلونے جس میں گڑیا بھی ہوتی ہے۔ یا عورتیں بچوں کے لئے گھر میں بچوں کے لئے کپڑے سے گڑیا بنا دیتی ہیں۔ کیا یہ تصویر کے حکم میں ہیں؟ ان کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے داخل نہ ہوں گے؟ اگر یہ تصویر کے حکم میں ہیں۔ تو حضرت عائشہؓ کی ان گڑیوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہتی تھیں (حدیث)؟

جواب:۔ لڑکیاں جو گڑیا بناتی ہیں وہ تصویر کے حکم میں نہیں۔ پلاسٹک کے کھلونے بت کے حکم میں ہیں۔

خلوت سے پہلے ولیمہ کا حکم

م ع م ——— قصور

س:۔ ولیمہ ایک دن پہلے دولہا اور دلہن کی رات کو جو علیحدگی ہوتی ہے۔ اگر دولہا اور دلہن کی پہلی رات کو خلوت نہ ہو۔ تو کیا دوسرے دن ولیمہ کرنا سنت ہے یا نہیں۔ اور اگر اس دن ولیمہ کر لیا جائے۔ کیا وہ ولیمہ کہلائے گا کہ نہیں۔ ہمارے ہاں یہاں یہ رواج ہے کہ جب دلہن کی رخصتی ہوتی ہے۔ تو اس وقت دلہن کے ساتھ اس کی نانی یا دادی وغیرہ ان کے ساتھ آتی ہے۔ اور رات کو اس کے ساتھ ہی لیٹ جاتی ہے۔ اور دولہا میاں کو علیحدہ سلا دیا جاتا ہے۔ اور ان کی رات کو علیحدگی نہیں ہوتی اور پھر صبح کو ولیمہ ہوتا ہے تو آیا کہ یہ ولیمہ ہو گا کہ نہیں۔ کیونکہ سنت طریقہ ولیمہ کا تو یہی ہے۔ کہ پہلی رات میاں بیوی کی خلوت ہو۔ اور دوسرے دن ولیمہ کر لیا جائے۔ مگر ہمارے ہاں اس طرح نہیں ہے۔ یہ کون سا رواج ہے۔ اور کس مذہب کا ہے۔ کب ہوتا رہا ہے کیا یہ کسی بزرگ یا ولی غوث قطب صحابی سے ثابت نہیں ہے۔ اس کا جواب تفصیل کے ساتھ دیں۔

ج:۔ ولیمہ وہی سنت ہے جو میاں بیوی کی یکجائی کے بعد ہو۔ آپ نے جس ولیمہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ رواجی ولیمہ ہے۔ یہ رواج کس نے کب جاری کیا۔ اس کا مجھے علم نہیں۔ غالباً غیر قوموں کے اختلاط سے یہ رواج عوام میں آیا ہوگا۔ بزرگ ولی غوث قطب اور صحابی تو سنت کے پابند تھے۔ تمہارے رواج کے پابند نہیں تھے۔

امیر مرکزیہ کی واپسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کے زیر اہتمام کانفرنس ۱۸-۱۹ مارچ کو اختتام کو پہنچی۔ بعدہٗ حضرات امیر مرکزیہ کراچی پہنچے ایک دن قیام کے بعد وہ صاحبزادہ عزیز احمد کے ساتھ شاداں روانہ ہو گئے

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

مرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

مسائل قربانی

ہر صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر: بکرا، بکری ایک سال گائے، بیل، بھینس بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے ابتدائی دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔
- سُنّت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اقامتِ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵۰ مبلغ، ۵۰۰ دفاتر و مراکز، ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے دو راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۵ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا، وہاں اب مرکز بنانے کا منصوبہ

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور درد مندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے، کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیکر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر: ۷۶۳۳۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

الائیڈ بینک کھوڑی گارڈن برانچ کراچی اکاؤنٹ ۷۵۹ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہوگا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔
- مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہیئے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ!

- یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نمازِ عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔
- ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں